إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء ۔ عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۳۵

اللہ اکبر

الفضل قادیان

The ALFAZL QADIAN.

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر:- غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند عہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۲

نمبر ۸ | مورخہ ۱۷ جولائی سنہ ۱۹۳۰ء | یوم | مطابق ۲۰ صفر سنہ ۱۳۴۹ھ | جلد ۱۸

مدینۃ المسیح

کئی روز کی قیامت آفریں گرمی کے بعد ۱۱- جولائی سے یہاں بارش کا سلسلہ شروع ہے۔ اور قریباً ہر روز کچھ نہ کچھ بارش ہو جاتی ہے۔ جس سے موسم میں خوشگوار تغیر ہو گیا ہے:۔

قاضی محمد علی صاحب نوشہروی کے مقدمہ کی تاریخ ۱۱-۱۲- جولائی مقرر تھی۔ لیکن کسی کارروائی کے بغیر سماعت ۱۶-۱۷- تاریخ پر ملتوی ہو گئی:۔

مستریوں پر زیر دفعہ ۱۵۳- الف جو مقدمہ پولیس کی طرف سے دائر ہے۔ اس کی تاریخ پیشی ۱۳-۱۴- جولائی مقرر تھی لیکن چونکہ وہ انتقال مقدمہ کے لئے کوشش کر رہے ہیں اس لئے اس تاریخ پر کوئی کارروائی نہ ہوئی:۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ شملہ میں

شملہ ۱۲ جولائی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے

حضور نے انجمن احمدیہ میں نماز جمعہ پڑھائی۔ حاضرین کی تعداد خاصی تھی:۔

خطبہ کا مضمون یہ تھا۔ کہ کانگریس والے باوجود گاندھی کی غلط امیدوں کا تجربہ کر لینے کے پکٹنگ وغیرہ میں ایسی زبردست کوشش کر رہے ہیں۔ کہ احمدیوں کو اس سے سبق حاصل کر کے اس غرض کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے:۔

حضور آج ساڑھے بارہ بجے وائسرائے سے ملنے کیلئے تشریف لے جا رہے ہیں:۔

مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام

احمدی مبلغ کی مخلصانہ مساعی

مئی کا آخری عشرہ میں نے علاقہ اشانٹی میں گذارا۔ مدت سے ہماری طرف سے کماسی میں سکول اور مسجد بنانے کے لئے گورنمنٹ سے زمین لینے کی کوشش ہو رہی تھی۔ الحمد للہ قریباً ڈیڑھ ایکڑ سفید زمین مل گئی ہے۔ لیکن یہ شرط ہے۔ کہ ہم تین سال کے اندر اندر سکول کی عمارت مکمل کریں۔ کماسی میں مکانوں کا کرایہ بہت زیادہ ہے۔ معمولی معمولی مکانوں کا کرایہ تیس۔ چالیس پونڈ ماہوار ہے۔ رہائشی مکانوں کا بھی یہی حال ہے۔ اندریں حالات ہمارے لئے وہاں زمین کا خرید نا قریباً ناممکن تھا۔ اس لئے گورنمنٹ کی طرف سے زمین کا مل جانا اللہ تعالےٰ کا خاص فضل و کرم ہے ؛

کماسی شہر میں ایک مشہور سنیما ہال کے مالکان سے انتظام کر کے ایک پبلک لیکچر "اسلام کی تعلیم" پر دیا گیا۔ حاضرین کافی تعداد میں جمع تھے۔ ہم نے دو دن متواتر شہر میں منادی کرائی علاوہ ازیں اخبارات میں ہماری طرف سے اسلامی مسائل کے متعلق مضامین شائع ہونے کی وجہ سے بھی لوگ ہماری طرف متوجہ تھے۔ نہایت اطمینان اور سکون کی حالت میں ڈیڑھ گھنٹہ لیکچر سنتے رہے۔ اور لیکچر کے بعد ڈیڑھ گھنٹہ تک سوالات کے جوابات دئے گئے۔ ایک شخص جس نے سب سے زیادہ سوال کئے مجھے ہال سے نکلتے وقت کہنے لگا۔ کہ آپ ایک لیکچر اور دیں۔ ہم لوگ اگرچہ عیسائی ہیں۔ مگر جس مذہب میں بھی ہم کو خدا مل جائے ہم اُسے قبول کرنے کو تیار ہیں۔ اگلے روز مجھے کماسی سے واپس ہونا تھا۔ اس لئے اس کی خواہش پوری نہ کر سکا۔ ایک احمدی دوست سے اس کا تعارف کرا دیا۔ تاکہ اچھی طرح سے اسے اسلام کی تبلیغ کی جا سکے۔ دُعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ہماری کوششوں میں برکت دے۔ اور ساری دنیا میں اسلام کا بول بالا ہو ؛

کماسی میں کئی افریقین مسلمان علماء رہتے ہیں۔ بعض دوسرے ممالک سے آئے ہوئے ہیں۔ ایک نیک مزاج عالم محمد بن ابراہیم سے ملاقات ہوئی۔ میں پہلے بھی آپ سے ایک دفعہ مل چکا ہوں۔ صرف عربی جانتے ہیں۔ وطن Timbuktu ہے Ivory Coast جو کہ فرنچ گورنمنٹ کے ماتحت ہے۔ مسلمانوں کی پستی کا تذکرہ ہوتا رہا۔ نام نہاد علماء اسلام کی غفلت شعاری سے نالاں ہیں میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظہور کے حالات سُنائے۔ اور قرآن شریف اور صحیح احادیث سے حضورؑ کی صداقت میں دلائل دئے۔ ہماری چند کتب عربیہ بھی پڑھ چکے ہیں۔ میں نے مولوی جلال الدین صاحب شمس مبلغ فلسطین و مصر سے دو عربی کتب تحقیق الادیان اور نداء عام بڑی تعداد میں منگوائی تھیں۔ پہلی تو جناب شمس کی اپنی لکھی ہوئی ہے۔ اور دوسری ہمارے مخلص مصری بھائی منیر الحصنی صاحب کی تصنیف ہے۔ یہاں مسلمان انگریزی سے سخت نفرت کرتے ہیں۔ صرف عربی سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مندرجہ بالا کتب محمد بن ابراہیم صاحب کے ذریعہ Ivory Coast کے علماء کے نام بھیجی گئیں۔ اللہ تعالےٰ مفید نتائج پیدا کرے ؛

کماسی میں نوجوان مسلمانوں کی ایک سوسائٹی ہے۔ جس کے عہدیداران مجھے ملنے کے لئے آئے۔ میں نے تبلیغ اسلام کی طرف توجہ دلائی۔ اور نصیحت کی۔ کہ قرآن شریف اور احادیث صحیحہ پر اپنے ایمان کی بنیاد رکھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی خبر بھی دی گئی۔ کماسی کے اکثر مسلمان سرِ دست احمدیہ جماعت سے عقائد میں متفق نہیں۔ لیکن ہماری تبلیغی کوششوں کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ چنانچہ میرے لیکچر میں علماء کی ایک خاصی تعداد حاضر تھی۔ اسی طرح ہماری طرف سے سکول کھلنے کے بھی منتظر ہیں۔ تمام گولڈ کوسٹ اور اشانٹی میں سوائے ہمارے صالٹ پانڈ کے سکول کے ایک سکول بھی ایسا نہیں۔ جو مسلمانوں کے بچوں کو تعلیم دے سکے۔ ہمارے سکول میں انگریزی اور عربی دونوں پڑھائی جاتی ہیں۔ مجھے کامل امید ہے۔ کہ کماسی میں سکول کھلنے سے عام مسلمانوں میں بیداری پیدا ہو جائے گی ؛

اشانٹی ایک پُرانی ریاست ہے۔ انیسویں صدی کے آخر میں اس ریاست نے یورپین اقوام سے بڑے بڑے مقابلے کئے۔ جب اشانٹی کے آخری بادشاہ کو انگریزوں نے قید کر کے جلاوطن کر دیا۔ تو ایک اور شخص Osei Esibey کو اشانٹی کا بادشاہ بنایا گیا۔ جسے بعد میں بغاوت کے جرم میں جلاوطن کر دیا گیا تھا۔ دو تین سال ہوئے۔ گورنمنٹ نے پرانے مجرموں کو معاف کر کے پھر اپنے ملک میں آنے کی اجازت دے دی۔ Mr. Esibey بھی واپس آ گیا۔ اور ایک معمولی شہری کی حیثیت سے زندگی بسر کر رہا ہے۔ احباب یہ سُن کر خوش ہونگے۔ کہ مسٹر Esibey اسلام قبول کر کے احمدیت میں داخل ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ استقامت عطا فرمائے۔ قید کے ایام میں عیسائیوں کی کوشش سے عیسائیت قبول کر لی تھی میں جب Chief Commissioner of Ashanti سے ملنے گیا۔ تو ان کا ذکر بھی کیا۔ چیف کمشنر صاحب بہت خوش ہوئے۔ اور مسٹر Esibey کو ملاقات کے لئے بلایا۔ میں نے کہا۔ کہ گورنمنٹ کے لئے مناسب ہے۔ اب ان کی حالت پر رحم کرے۔ اور کچھ زمین وغیرہ اُن کے گذارہ کے لئے عطا کرے۔ اگر اللہ تعالےٰ کو منظور ہوا۔ تو کچھ زمین اس غرض کے لئے مل جائے گی۔

ایام زیر رپورٹ میں آٹھ کس جماعت میں داخل ہوئے ؛

خاکسار نذیر احمدؐ۔

مُسلمانان ضلع لائل پور کا اہم سیاسی جلسہ

شیخ محمد شریف صاحب مرچنٹ کچہری بازار سیکرٹری انجمن انصار المسلمین لائل پور کا ایک تار بنام الفضل سنسر ہو کر ۱۴ - جولائی ۱۹۳۰ء کو ہمارے پاس پہونچا جس کا ترجمہ ذیل کیا جاتا ہے "ضلع لائل پور کے مسلمانوں نے موجودہ سیاسی حالات پر غور کرنے کے لئے انجمن انصار المسلمین کے زیر اہتمام ایک پبلک جلسہ منعقد کیا۔ اس جلسہ پر سید حبیب آف سیاست لاہور کو مدعو کیا گیا۔ اور ریلوے سٹیشن پر راجہ محمود امجد خاں صاحب جنجوعہ بیرسٹر کی سرکردگی میں انکا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ رضاکار اور والنٹیر اپنے بینڈ کے ساتھ وہاں موجود تھے۔ آپ کو ہار پہنائے گئے۔ تمام بڑے بڑے بازاروں میں راجہ محمود امجد خاں جنجوعہ۔ ملک فضل حسین صاحب ملک شیر محمد صاحب اور اڈیٹر صاحب طوفان کی معیت میں آپ کو جلوس کی صورت میں لے جایا گیا۔ "اللہ اکبر" "اسلام زندہ باد" کے نعرے لگائے اور شعر پڑھتے رہے ؛

راجہ محمود امجد خاں جنجوعہ کی صدارت میں ایک پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں تمام خیالات کے مسلمان موجود تھے۔ مختلف ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ جن میں دہلی مسلم کانفرنس میں طے شدہ مسلم مطالبات کی تائید کی گئی۔ کانگریس کی موجودہ سرگرمیوں کی مذمت کی گئی۔ اور مسلمانوں کو اس سے علیحدہ رہنے کا مشورہ دیا گیا۔ راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں مسلمانوں کی شمولیت کی تائید کی گئی۔ تمام ریزولیوشنز باتفاق آراء نہایت گرمجوشی کے ساتھ پاس کئے گئے۔ راجہ محمود امجد خاں صاحب جنجوعہ بیرسٹر۔ خواجہ غلام حسین صاحب پلیڈر۔ ملک منظور الٰہی صاحب بی اے۔ ملک کرم الٰہی صاحب ایم اے ایل ایل بی۔ ڈاکٹر احسان اللہ صاحب اور مسٹر محمد صادق صاحب پلیڈر نے جلسہ میں تقریریں کیں

الفضل
بسم اللہ الرحمن الرحیم
نمبر ۸ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۳۰ء | جلد ۱۸

اسلامی تمدّن کی فضیلت کا اعتراف

ہندوؤں میں طلاق کی تحریک

ہندوؤں کی طرف سے اپنے تمدن میں اسلامی طریقِ معاشرت کے مطابق تبدیلی کرنے کی کوشش ایک عام اور روزمرّہ کی معمولی بات ہوگئی ہے۔ اپنے تمدنی و معاشرتی معاملات کے بیشتر حصّہ کو ہندو قوم اسلامی سانچہ میں ڈھال چکی ہے۔ اور باقی ماندہ امور کے متعلق بھی اس کے اندر زبردست تحریک ہو رہی ہے۔ اور وہ دن بالکل نزدیک ہیں۔ جب ہندوستان تمدنی لحاظ سے ایک ہی مرکز پر جمع ہو جائے گا۔ اور جو اختلافات رہ بھی جائیں گے۔ وہ بالکل جزئی اور غیر اہم ہونے کے لحاظ سے قابلِ التفات نہیں رہیں گے۔ لیکن باوجود اس کے اس احسان ناشناس قوم کے اندر ابھی تک بعض ایسے متعصّب اور بدباطن لوگ موجود ہیں۔ جو ہر معاملہ میں اسلامی مشعل سے رہنمائی حاصل کرنے بلکہ اس سے اپنے اندھیرے گھروں میں روشنی پیدا کرنے کی کوشش کے ساتھ ساتھ اسلام کے خلاف پروپیگنڈا بھی کرتے رہتے ہیں۔ جس سے مقصود ان کا یہ ہوتا ہے۔ کہ اپنی قوم کو مسلمانوں کے اندر جذب ہو جانے سے بچا لیا جائے۔

مسئلہ طلاق ایک ایسا مسئلہ ہے۔ جس پر غیر مسلم مصنفین کی اسلام کے خلاف ہفوات اور بے ہودہ گوئیوں کے ایک کثیر حصّہ کی بنیاد ہے۔ اسے ظلمِ عظیم۔ عورتوں کی شدید حق تلفی، شہوت پرستی کا ذریعہ اور خدا جانے اور کیا کیا نام دئے جاتے ہیں۔ لیکن ویدک طریقِ تمدّن کو اختیار کرنے سے جو تکالیف محسوس ہو رہی ہیں۔ جو معاشرتی پیچیدگیاں اور دشواریاں پیش آ رہی ہیں۔ جو نقصان پہونچ رہا ہے۔ اس سے ہندوؤں کی آنکھیں کھلتی جا رہی ہیں۔ اور وہ مجبور ہو رہے ہیں۔ کہ اسی نور کی طرف دوڑیں۔ جسے وہ آج سے پہلے تمام تاریکیوں اور ظلمات کا منبع قرار دیتے تھے۔ اور اسی چشمہ سے سیراب ہوں جس کے ہر ایک قطرہ کو وہ سمِ قاتل سمجھتے تھے۔

اخبار "پارس" ایک باا ثر آریہ اخبار ہے۔ ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ اس میں ایک مضمون شائع ہوا۔ جس کے بعض فقرات نہایت بصیرت افروز اور ایمان پرور ہیں۔ لکھا ہے:۔

"ہندو سوسائٹی اس وقت جن حالات سے گذر رہی ہے اس کا یہ تقاضا ہے۔ کہ عورتوں کو ان کے اس سب سے بڑے حق (طلاق) سے محروم رکھنے کی کوشش نہ کی جائے"۔

اس مضمون میں یہ تکلیف بیان کر کے کہ۔ (بیوہ آشرموں میں) "نصف تعداد ایسی بیویوں کی ہوتی ہے جو یا تو گھروں سے نکال باہر کر دی گئی ہیں۔ یا جو خاوندوں کے ظلم اور بدکرداری سے مجبور ہو کر گھر چھوڑ کر چلی آتی ہیں۔ ان آشرموں میں بیوہ کی تو شادی کر دی جاتی ہے۔ لیکن ان بیویوں کی زندگی کو ٹھکانے لگانا اور ان کی مصائب حل کرنا جو گھر سے نکال دی گئی ہیں۔ بہت دشوار ہو جاتا ہے"۔

قوم کو اس سے نجات حاصل کرنے کا واحد ذریعہ طلاق بتایا۔ اور ساری قوم سے اسے اپنے تمدن میں شامل کرنے کی پُرزور درخواست کی ہے اور صاحبِ مضمون نے اس قدر جسارت اور دلیری سے کام لیا ہے۔ کہ طلاق کے جواز کو شاستروں سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ رگ وید اور منو کے دھرم شاستر کے متعدد حوالہ جات سے بتایا ہے۔ کہ ویدک دھرم کی رو سے طلاق جائز ہے۔ لکھا ہے۔

"گو موجودہ ہندو شاستر اور قانون میں طلاق کا ذکر نہیں ہے۔ لیکن پرانے زمانہ میں میاں بیوی میں دشمنی ہونے کی صورت میں باہمی رضامندی سے طلاق کی اجازت دے دی گئی تھی۔ اگر کسی ایک فریق کو دوسرے سے اندیشہ ہوتا۔ تو وہ طلاق حاصل کرنے کا مطالبہ کر سکتا تھا۔ ان بن ہونے کی صورت میں علیحدگی ہو سکتی تھی"۔

پھر لکھا ہے:۔

"کرتکیا کے ارتھ شاستر سے تو صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ایک زمانہ میں ہندو سماج میں طلاق کا رواج تھا۔ اور یہ تو ہر شخص جانتا ہے۔ کہ اونچی ذاتوں اور سفید پوش لوگوں سے قطع نظر کر کے آج بھی کروڑوں ہندوؤں میں طلاق کسی نہ کسی نام سے جاری ہے"۔

اب تک تو دنیا کو یہی بتایا جاتا تھا۔ کہ

"ہندو مذہب اور شاستر کی رو سے شادی کا تعلق محض عارضی معاہدہ نہیں۔ بلکہ ایک ایسا روحانی تعلق ہے جس کو موت توڑ نہیں سکتی"۔

اور اسلام کا سب سے بڑا نقص یہی پیش کیا جاتا تھا۔ کہ اس نے طلاق کو جائز رکھا ہے۔ لیکن آج ہمیں سنایا جاتا ہے کہ "ایک زمانہ میں ہندو سماج میں طلاق کا رواج تھا"۔ جو ہم سمجھتے ہیں۔ اس بات کا بیّن ثبوت ہے۔ کہ اسلامی تمدن کی ویدک تمدن پر فضیلت کا احساس خود ہندوؤں کو بھی ہو رہا ہے اس کے پیش کردہ احکام کو نہ صرف یہ کہ اس کے بدترین مخالف قابلِ عمل سمجھ رہے ہیں۔ بلکہ اپنی مذہبی کتابوں کا کمال بھی اسی میں سمجھتے ہیں۔ کہ ان میں اس تعلیم کی موجودگی ثابت کی جائے۔ جس کے قرآن کریم میں ہونے کی وجہ سے آج سے تھوڑا عرصہ ہی قبل وہ سخت اعتراضات کیا کرتے تھے۔

جمعیۃ العلماء کے رضاکاروں کی بے دینی

پنجاب نیوز سروس کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ ۱۱۔ جولائی بروز جمعہ پانچ بجے دن کو بازار بلیماراں دہلی سے جمعیۃ العلماء کے چند ایک مسلمان رضاکار سیاسی نعرے بلند کرتے ہوئے گذر رہے تھے۔ چونکہ نماز جمعہ کا وقت تھا۔ اس لئے مسلمانوں نے رضاکاروں سے کہا۔ کہ املی والی مسجد میں نماز ہو رہی ہے۔ وہاں جا کر پہلے نماز ادا کر لو۔ اور پھر نعرے وغیرہ لگانا۔ جس پر رضاکاروں نے جواب دیا۔ کہ "آج کل نماز سے ضروری اور اہم چیز قومی مفاد ہے۔ شراب کی دکانوں پر پکٹنگ ہو رہا ہے۔ رضاکار گرفتار ہو چکے ہیں۔ ہم نے ان کی جگہ جانا ہے ہمارے جانے دیجئے"۔ (انقلاب ۱۵۔ جولائی)

اگر جمعیۃ العلماء سے تعلق رکھنے والے اور ان کی زیر تربیت و نگرانی کام کرنے والے رضاکاروں کی بے حمیتی اور بے دینی کا یہ عالم ہے۔ تو اور لوگوں کے متعلق کیا کہا جائیگا۔ جنہیں "جمعیۃ العلماء" کے "شریعت پرست اور شیدائے اسلام" ممبروں کی صحبت کبھی ایک پل کے لئے بھی میسر نہیں آئی۔ اور تو کوئی کارنامہ ایسا نہیں جو جمعیۃ العلماء کی یادگار قرار دیا جا سکے۔ ہاں البتہ اس کی یہ خدمت کبھی فراموش نہ ہوگی۔ کہ اس کی کوشش سے تھوڑے بہت مسلمانوں کے اندر حریت اور آزادی کی روح اس قدر ترقی کر گئی ہے۔ کہ کانگریس کے احکام کے مقابلہ میں انہیں اسلامی احکام غیر ضروری معلوم ہو رہے ہیں۔

مسلمانوں کی ترجمانی کا ناقص انتظام

مسٹر سلوکومب لنڈن کے مقتدر اخبار ڈیلی ہیرلڈ کے نمائندہ کی حیثیت سے ہندوستان کے سیاسی حالات کا مطالعہ کرنے کے لئے آئے تھے۔ اور یہاں دو ماہ قیام کرنے کے بعد آپ واپس چلے گئے ہیں۔ روانگی کے وقت آپ نے بمبئی میں پریس کے ایک نمائندہ سے بیان کیا۔ کہ

"افسوس ہے مسلمانوں کی ایک انجمن بھی ایسی نہیں ہے جو ان کی ترجمانی کماحقہ کرتی ہو۔ میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں۔ کہ مسلمانوں کا مسلک اور ان کا نقطۂ نظر اس قدر واضح نہیں ہے جسقدر ہندوؤں کا" (بحوالہ سرفراز ۱۳ جولائی)

مسلمانوں کے اندر اگر کچھ بھی زندگی کے آثار ہیں۔ تو ان الفاظ کو پڑھکر ان کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ برادران وطن اپنا مسلک اور نقطۂ نگاہ اس قدر تواتر اور وضاحت کے ساتھ ارکان پارلیمنٹ اور دوسرے ذمہ دار افراد کے سامنے پیش کر چکے ہیں۔ کہ انگلستان میں عام طور پر ہندو پالیسی اور ان کے جذبات و خیالات کو ہی ہندوستانی مطالبات سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور وہاں اکثر لوگ اس امر سے آگاہ بھی نہیں ہیں کہ ہندوستان میں کوئی قوم یا جماعت ان خیالات سے اختلاف بھی رکھتی ہے۔ اور یہ حالت ایسی نہیں۔ جس کا مسلمانوں کو علم نہ ہو کئی سال سے یہ حقیقت ان کے سامنے آچکی ہے۔ لیکن کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ آج بھی ایک غیر جانبدار شخص پوری طرح محسوس کر رہا ہے۔ کہ مسلمانوں کی کماحقہ ترجمانی کرنے والی کوئی انجمن یہاں موجود نہیں۔

جس قوم کی نمائندگی اور ترجمانی کا خود اس کے اپنے گھر میں کوئی انتظام نہ ہو۔ وہ غیر ملک کے سامنے اپنے مطالبات کیا پیش کرے گی۔

جیل میں ہندو دھرم کی تبلیغ

اگر یہ خبر درست ہے۔ کہ گجرات جیل میں کراچی کا ایک مسلمان قیدی محمد عالم نام پنجاب کانگریس کمیٹی کے سابق صدر صاحبان ڈاکٹر گوپی چند بھارگو اور ڈاکٹر ستیہ پال کی اتحاد افروز مساعی سے اسلام سے مرتد ہو کر ہندو دھرم اختیار کر چکا ہے۔ تو ان لوگوں کے لئے جو کانگریس کو ایک خالص قومی اور نیشنل باڈی قرار دیتے ہیں۔ اس خیال کی تردید بہت مشکل ہو گئی ہے۔ کہ کانگریس ایک ایسی سوسائٹی کا نام ہے۔ جو ہر ممکن ذریعہ اور ہر حیلہ بہانہ سے ہندوستان میں ہندو دھرم کا اقتدار اور تسلط قائم کرنے کے لئے مصروف عمل ہے۔

اس اصول کے ماتحت کہ اپنے عقائد کی پُرامن ذرائع سے تبلیغ کرنا ہر ایک شخص کا حق ہے بے شک اس پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ لیکن دوسروں کو مذہبی جھگڑوں سے علیحدہ رہ کر اور فرقہ پرستی کی لعنت سے آزاد ہو کر استخلاص وطن کے لئے جدوجہد کرنے کا درس دینے والوں کی اپنے مذہب سے اس قدر شیفتگی خلاف دیانت فعل ہے۔ اور مسلمانوں کے لئے بے حد سبق آموز۔

پیس کانفرنس کا افسوسناک انجام

کچھ عرصہ سے ڈاکٹر سپرو اور بعض دوسرے اعتدال پسند ہندو مسلمانوں کے ساتھ حقوق کے معاملہ میں تصفیہ کے لئے کوشش کر رہے تھے۔ انکی طرف سے اس غرض کے لئے ایک کانفرنس بھی منعقد کی گئی! اور اس کانفرنس کی طرف سے مسلمانوں کے مطالبات پر غور کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی جس نے اپنی رپورٹ میں مسلمانوں کے قریباً تمام اصلی اور بنیادی مطالبات ٹھکرا دئے اور جب اس سب کمیٹی کی آراء کے متعلق کانفرنس میں بحث و تمحیص شروع ہوئی۔ تو پہلے ہی مسئلہ یعنی فیڈرل نظام حکومت پر ہندوؤں نے مسلمانوں کی مخالفت شروع کر دی۔ اس پر مسٹر جناح نے کہا۔ کہ کیا اس کانفرنس میں کوئی ایسا نمائندہ ہے۔ جس کا ساختہ پرداختہ تمام ہندو قوم منظور کرے۔ اور چونکہ کوئی ایسا نمائندہ موجود نہ تھا۔ اس لئے یہ کانفرنس بھی بلا تعیین وقت توڑ دی گئی۔

باہمی مصالحت اور اتحاد و اتفاق کی اس کوشش میں ناکامی کا ہر دردمند اور بہی خواہ وطن کو دلی افسوس ہے۔ لیکن اس سے یہ امر پوری وضاحت سے سامنے آگیا ہے۔ کہ ہندوؤں کی کوئی معقول سے معقول جماعت نہ آزاد خیال صلح پسند اور مفاہمت پر آمادہ افراد بھی مسلمانوں کے مطالبات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

ہندو لیڈروں کی مسلم آزار ذہنیت

ہندو قوم کی ذہنیت روز بروز زیادہ سے زیادہ خوفناک اور مسلم کش صورت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ ایک طرف تو ان غیر معروف لوگوں کو جو طوائف الملوکی کے زمانہ میں نہایت سفاکی اور درندگی سے مسلمانوں کے ساتھ پیش آئے۔ اور جن کے دامن بے گناہ مسلمانوں کے خون ناحق سے داغدار ہیں۔ محض ان کی مسلم آزاری کے باعث اپنا قومی ہیرو اور ملکی لیڈر قرار دیا جا رہا ہے۔ تا قوم کے نوجوانوں کے اندر یہ خیال راسخ ہو کہ قومی ہیرو کہلانے اور جاتی میں عزت و رسوخ حاصل کرنے کا یہی ذریعہ ہے۔ کہ مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ نقصان اور تکالیف پہونچائی جائیں۔ اور دوسری طرف ان واجب الاحترام ہستیوں کی جو اپنے زمانہ میں فلاح خلق اور ہمدردی بنی نوع کے پاکیزہ مشن میں ہمہ تن مصروف عمل رہنے کے باعث ابدی زندگی حاصل کر چکی ہیں۔ محض اس وجہ سے تحقیر کی جا رہی ہے۔ کہ ان کی تعلیم صلح و آشتی اور آپس میں محبت و رواداری سے رہنے کی ہے۔

بندہ بیراگی کو جس بلند مقام پر فائز کرنے کی کوشش ایک عرصہ سے ہو رہی ہے۔ وہ شق اوّل کا ثبوت ہے۔ اور شق ثانی کے ثبوت کے لئے بھائی پرمانند کے حسب ذیل الفاظ کافی ہیں۔

"بدھ کی تعلیم نے ہندو جاتی کے اندر سے مقابلہ اور حفاظت کی سپرٹ کو گم کر دیا ہے۔ اور اس میں قومیت کا جذبہ مٹا کر اسے نامردوں اور ہیجڑوں کی قوم بنا دیا ہے۔ اس تعلیم نے ہندوؤں میں غلط آدرش پیدا کر دیا۔ . . . .

بدھ اور شنکر نے جو کام کیا۔ اپنی طرف سے مفید اور اچھا کیا۔ لیکن ان کی چلائی ہوئی تھیوریوں نے قوم کی بنیادوں کو ہلا دیا۔ ان دونوں بڑی تحریکوں کا اثر ہندوؤں اور ان کے کیرکٹر پر عجیب قسم کا ہوا۔ ہندو لوگ خیالی تھیوریوں پر بلند پروازی کرنے والی قوم بن گئے" (بحوالہ سیاست ۲۹ جون)

بدھ نے دنیا کے سامنے جو تعلیم رکھی۔ وہ بنی نوع انسان کی ہمدردی اور باہمی محبت و الفت سے لبریز ہے۔ لیکن بھائی پرمانند کو چونکہ شک ہے۔ کہ اگر ایسے بزرگوں کو اصلی صورت میں قوم کے پیش کیا گیا۔ تو ممکن ہے۔ ان سے عقیدت رکھنے والے ہندوؤں میں مسلمانوں سے ہمدردی اور حسن سلوک کا خیال پیدا ہونے لگے۔ اس لئے وہ انہیں اپنی قوم کے لئے ایک نقصان رساں اور مضر وجود ثابت کر رہے ہیں۔ تا لوگوں کے دلوں سے ان کی عقیدت کم ہو۔ اور قوم کے اندر بندہ بیراگی کی سپرٹ پیدا کرنے کے لئے زمین صاف ہو جائے۔

عدم تشدد کے حامیوں کا تشدد

عدم تشدد کی آڑ میں کانگریسیوں کے خوفناک تشدد کی بیسیوں امثلہ انہی کالموں میں پیش کی جا چکی ہیں۔ آج ایک اور واقعہ سن لیجئے۔

کانڈی مرشد آباد میں سب ڈویژنل آفیسر کی عدالت میں دہال کے ایک منصف نے درخواست دی۔ کہ اثبت سے رضا کار دن کو ۱۱ بجے انکے مکان پر گئے۔ اور عدالت آنے سے انہیں روکا۔ مگر جب منصف صاحب باوجود ان کی "درخواست" کے چل پڑے۔ اور سڑک پر کچھ دور گئے تھے۔ تو رضا کار ان کے پاؤں پر گر پڑے۔ اور انہیں ایسی مضبوطی سے پکڑ لیا۔ کہ وہ حرکت نہ کر سکے۔ اور آخر اس شرط پر چھوڑا۔ کہ وہ اُس دن کسی مقدمہ کو اس وجہ سے دخل دفتر نہ کریں گے۔ کہ وکلاء عدالت سے

مرد و عورت کی ترقی کے میدان علیحدہ علیحدہ ہیں

دنیا میں مساوات کا خیال بھی اکثر انسانی دماغوں کے لئے خلجان کا باعث ہوتا ہے۔ مگر قدرت کے کرشمے اور خدا تعالےٰ کی صنعت اور اس کی خلق کی تکوین جو راہنمائی کر رہی ہے۔ اس کے خلاف کرنا سراسر حماقت اور نادانی ہے۔ دن اور رات کو یکساں قرار دینا سردی اور گرمی میں فرق نہ کرنا۔ مرد اور عورت کو مساوی قرار دینا گویا اندھے اور سوجاکے کو ایک قرار دینا ہے۔ یقیناً دن کے کام اور ہیں۔ اور رات کسی دوسرے مطلب کے لئے ہے۔ اسی طرح مرد کی سعی اور رنگ کی ہے۔ اور عورت کے کام اپنا کوئی رنگ اگر رکھتے ہیں۔ تو بے شک وہ جُدا رنگ کے ہیں۔ لنگڑا بیچارہ کودیگا بھی تو آخر کتنا۔ کودنا تو ایک طرف رہا بلکہ گرنے کا احتمال ہر وقت زیادہ اور یقینی طور سے ساتھ ساتھ لگا رہیگا۔ یہی حال اس مساوات کا ہے۔ جو آجکل عورتوں کو مردوں کے مساوی قرار دینے کے لئے نت نئے نئے رویوں میں اپنے نئے نئے سوانگ بھر رہی ہے۔ خوب یاد رکھیں۔ ایسا کرنا منشاء الٰہی کے بالکل خلاف ہے۔ حد بندی کی ضرورت ہے۔ اور ہر ایک کا جولان گاہ بے شک الگ الگ اور یقیناً ایک دوسرے سے بدوں کسی شک کے نرالا ہے۔ ایماندار عورتیں اگر خدا تعالیٰ کی باتوں پر ایمان رکھتی ہیں۔ تو ذرا ہوش سے کام لیں۔ قل للمومنات یغضض من ابصارھن ویحفظن فروجھن ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا ولیضربن بخمرھن علے جیوبھن ولا یبدین زینتھن الا لبعولتھن الیٰ آخرھا ولا یضربن بارجلھن لیعلم ما یخفین من زینتھن وتوبوا الی اللہ جمیعًا ایھا المؤمنون لعلکم تفلحون۔

(مومن عورتوں کو سمجھا دو۔ کہ وہ اپنی آنکھوں میں اغیار کے پورے پورے عکس نہ آنے دیں۔ نیز اپنی شرمگاہوں کی حفاظت رکھیں۔ اور اپنی زینت کا اظہار بھی نہ کریں۔ مگر جو ان کے بس کا نہیں۔ اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں تک لے آئیں۔ اور اپنی زینت کا اظہار سوائے اپنے خاوندوں اور قریبی رشتہ داروں کے نہ کریں۔ (ان کا نام آگے اسی آیت میں لیا گیا ہے۔ پھر آخر آیت میں فرمایا۔ اپنے پاؤں کی ضرب اس قسم کی نہ رکھیں۔ کہ اس سے ان کی خفیہ زینت پر دلالت ہوسکے۔ اللہ کی طرف جھکو کل کے کل اے مومنو تاکہ تم فلاح پاسکو)

اس حصۂ کلام الٰہی کا مفہوم کچھ ایسا عمیق نہیں ہے کہ اس سے بن سنور کر نکلنا یا اپنی زینت کا اچھی طرح اظہار کرنا خود بخود ہی مترشح ہو کر ان ایماندار عورتوں کے دلوں میں مردوں کی طرح کھُلے مُنہ ہاتھ پھرنے کی اُمنگ پیدا کرسکتا ہے۔ جن کو مساوات کے چاؤ نے آجکل بالکل اندھا کر دیا ہے۔ کچھ اور بھی ہے۔ جو منشاء الٰہی کا کچھ اور اظہار کر رہا ہے۔ اور وہ وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولیٰ الیٰ آخرھا دیکھ لیں۔ (اپنے گھروں میں وقار سے بیٹھی رہیں اور پہلی جاہلیت سی زینتِ ناجائز سے جو اغیار کے لئے ہوا کرتی تھی۔ تجلّی پر ہیز کریں) اس سے بھی جو سمجھ میں آسکتا ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ جن اشیاء سے زینت کی جاتی ہے۔ ان کا بھی اظہار نہ کریں۔ کیونکہ زینت ما یتزین بہ کو ہی کہتے ہیں۔

یا ایھا النبی قل لازواجک وبناتک ونساء المؤمنین یدنین علیھن من جلابیبھن ذٰلک ادنیٰ ان یعرفن فلا یؤذین وکان اللہ غفورًا رحیمًا ہ (اے نبی اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مومنین کی عورتوں کو حکماً ارشاد کر دو۔ کہ وہ اپنی وسیع چادروں کو اپنے تمام جسم کے قریب کر لیا کریں یہ اس کے زیادہ قریب ہے۔ کہ وہ حیادار پردہ دار پہچانی جائیں۔ پس پھر ایذا بھی نہ دیجائیں گی۔ اللہ تعالےٰ بھی پردہ ڈالنے والا ہے۔ اور ایسے اطوار پر رحم ہی کرنے والا ہے) علاوہ مذکورہ بالا تاکیدوں کے اس آیت میں تو حد درجہ کے حیا اور بچاؤ کا ذکر کر دیا گیا ہے۔ نہ تو کوئی دلربا حسن و رنگ دیکھ کر ذلتِ عشق میں آوارہ و سرگرداں رہے گا۔ اور نہ ہی شرفاء کا ننگ و ناموس دھواں دھار ہو کر کبھی اُڑتا ہوا نظر آئیگا۔ یہ اُس ایذا اور خانہ بربادی کے بچاؤ کی تدبیر بھی ہے۔ جس سے اکثر کھُلے منہ بن سنور کر نکلنے سے دل کے امن و اطمینان کے خرمن میں مر کر بھی نہ بُجھنے والی آگ لگ جایا کرتی ہے۔

اِنّ الحیاء من الایمان۔ الحیاء لا یأتی الا بخیر۔ الحیاء کلّہٗ خیر۔ الحیاء شعبۃ من الایمان۔ کان رسول اللہ صلے علیہ وسلم اشد حیاءً من العذراء فی خدرھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو دنیا کے لئے رحمت ہو کر آئے ہیں۔ فرماتے ہیں۔ حیاء ایمان سے ہے۔ حیاء کا انجام خیر ہی ہوتا ہے۔ حیاء ہر رنگ میں بہتر ہے حیاء ایمان کا حصہ ہے۔ اور خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تو کنواری عورت سے بھی جو اپنے پردہ میں حیاء سے رہتی ہے۔ زیادہ تر حیاء والے تھے۔ لیکن کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ اس نبی کی اُمت کی عورتیں آجکل الناس علے دین ملوکھم کی رو میں بہکر اسی چال کو پسند کر رہی ہیں۔ جو اللہ اور اُس کے باحیاء رسول کے رویّہ کے بالکل ہی خلاف ہے اور ہندوؤں اور عیسائیوں وغیرہ کے رویّہ کے بالکل ہی مشابہ۔

رہا علم و ہنر سیکھنا اور یکتاء زمانہ بننا سو حیاء کے ہوتے ہوئے بھی حاصل ہو سکتا ہے۔ سیر و تفریح کرنا اسلام میں حرام نہیں۔ دوڑنا کودنا اور باہر نکل کر کام کاج کرنا بھی ممنوعات سے نہیں۔ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کھیل تماشا بھی دکھایا ہے۔ اور دوڑیں بھی لگائی ہیں۔ اور حیاء کو بھی قائم رکھا ہے۔ انسان کو خدا تعالےٰ نے عقل اور سمجھ کے زیور سے آراستہ کیا ہے۔ سمجھ دار قومیں اپنے لئے راہ نکال ہی لیا کرتی ہیں۔ مگر۔ - - - خواہ مخواہ زمین و آسمان کے مالک کے خلاف چلنا اور اندھا دھند اُن قوموں کی پیروی کرنا جو ضال اور مغضوب علیھم کا مصداق ہو چکی ہیں کہاں کی دانشمندی ہے۔ جس کو ہر چھوٹے بڑے نے مشغلہ اور دل بہلاوا بنا رکھا ہے۔ مسلمان ہو کر یالیت لنا مثل ما اوتی قارون انہ لذو حظ عظیم۔ (اے کاش ہم کو بھی وہی ملے جیسا کہ قارون کو ملا ہے۔ یہ تو بڑا ہی پُر لطف ہے) کی خواہش دل میں رکھنا اوچھا پن نہیں تو اور کیا ہے؟ جن نفسوں میں محض دنیا داری کی خواہش ہی مخفی ہوا کرتی ہو وہ حرام حلال کی پرواہ نہ کرتے ہوئے بے حیائی کا جامہ پہننے سے بھی نہ شرمائیں تو کوئی بڑی بات نہیں۔ ہاں ایک مسلمان کا شیوہ تو ایسا ہرگز ہرگز نہ ہونا چاہیئے۔

ہمارے ملک کے گریجویٹوں نے غیر ممالک کے ذی اقتدار لوگوں کی نقل میں حد درجہ کا اقتداء اور توغل کیا ہے۔ اور ایڑی چوٹی کا زور لگانے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھی۔ تاہم آجتک جو فائدہ ملک کو یا قوم کو ان سے پہنچا ہے۔ وہ ہر عقلمند کی نظر سے کسی طرح بھی اوجھل نہیں ہے۔ کونسی اعلےٰ درجہ کی ایجادیں انہوں نے کیں۔ یا کس حصۂ صنعت میں وہ دوسروں سے گوئے سبقت لے گئے۔ وہ اعلےٰ علوم انکو کوئی نہیں سکھاتا۔ .. ہاں سادگی کو انہوں نے ہر ممکن طریق سے کھونے کی کوشش کی ہے۔ اور ہر طرح اخراجات کا بار روز بروز بڑھتا ہوا چلا جاتا ہے۔ اب عورتوں کے دلوں میں ایک نئی اُمنگ پیدا ہو رہی ہے۔ اور اُن کی طرح ننگے مُنہ پھرنا ان کو حد درجہ کا پسند آیا ہے۔ پہلے یورپ وغیرہ کے تمدن پر وسیع نظر ڈال لی جاتی تو بہتر ہوتا۔ مساوات کا خیال تو سر میں سما ہی رہا ہے۔ اب خاوند کے ماتحت رہنا یا اس کے منشاء کو ترجیح دینا خود بخود ہی دوبھر اور مشکل ہو چکا ہے۔ نتیجۃً نہ وہ اُس کا اور نہ وہ اُس کی۔ بات بات میں طلاق کا بازار گرم ہو رہا ہے اگر چند سال اور یہی مشغلہ رہا۔ تو معاشرت اور تمدن کی لُٹیا

ڈوب کر رہے گی۔ مسلمان کہلانے والوں نے جو پہلے سب کچھ حاصل کیا تھا۔ وہ ان کی عورتوں کے بے ستر یا بیحیا ہونے سے ہی انکو نہیں ملا تھا۔ للہ ملک السموٰت والارض وللہ العزۃ۔ بلکہ جس کا حقیقی حکم زمین و آسمان میں تغیر پیدا کرسکتا ہے۔ یا جس کے دستِ قدرت ہی ہر قسم کی عزت افزائی ہے۔ اسی کے فرمان کے مطابق چلنے سے ان کو ملا تھا۔ اور اس کا حکم اب بھی ویسا ہی قابلِ عمل ہے۔ جیسا کہ پہلے تھا۔ وہ تو یہی چاہتا ہے۔ کہ عورت ذات بے پردہ ہو حیا سے رہے۔ اور حیا سے بیٹھے۔ حافظات للغیب اور قاصرات الطرف ان کا دائمی شیوہ ہو۔

رُوئے زمین پر اگر مرد بہ حیثیت اشرف المخلوقات ہونے کے سورج کی طرح ہے۔ تو عورت بھی اُسی کی ہم جنس ہونے کی حالت میں دوسری تمام مخلوقات سے لاریب اعلےٰ اور برتر اور ایک چمکتا ہؤا بے مثال گوہر ہے۔ مگر مساوات کا خیال یا مردانہ افعال کا نقال بننا ذرا کارسے وار دیا قریباً بالکل ہی محال ہے۔ اِس لئے کہ قدرت کاملہ کے ہاتھوں نے عملاً دونوں کو ان کی اپنی اپنی خلق میں ایک جداگانہ حیثیت عطا کی ہے۔ جس سے تجاوز کرنا جس طرح مرد کے لئے روا نہیں۔ اسی طرح عورت کو بھی اس معینہ حد سے آگے بڑھنا بالکل ہی بے جا اور نادرست ہے۔ گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی۔ دانہ زمین سے باہر رہ کر اپنی ذات میں دوسروں کے لئے چنداں مفید نہیں۔ ہاں زمین میں مفقود ہو کر کیمیاوی ترکیب سے اپنی نافعانہ حیثیت کو بے تشک بہت کچھ بڑھانا چاہے۔ تو بڑھا بھی سکتا ہے۔ ہُو بہُو اسی طرح تمدن و معاشرت کی آب و تاب میں اگر اضافہ ہونے کی امید کی جاسکتی ہے۔ تو وہ مرد اور عورت کے باہم گھُل مل جانے سے ہی۔ — جونہی کہ مساوات اور ہم اور تم نے اپنی ڈیڑھ اینٹ کی عمارت جدا جدا بنانے کا ارادہ کیا۔ تب ہی سے تفرقہ۔ اپنی عمارت کی بنیاد نئی صورت میں ابھریگا۔ اور معاشرت معاشرت نہ کہلائے گی۔ بلکہ تمدن کی فضاء نہایت ہی دھندلی کیفیات سے پُر ہو جائے گی۔ مرد بھی صاحبِ اقبال بی۔ اے یا ایم۔ اے۔ عورت بھی صاحبِ ہُنر اور ہر طرح لایق اور برسر روزگار۔ اوّل تو یہاں اولاد کا ہونا ہی مشکل۔ اگر خدانخواستہ ہوگئی۔ تو بیچاری جائے بھاڑ میں نوکروں کے حوالے۔ کاروبار سے میاں بیوی کو ذرا فرصت ہوئی۔ تو کبھی دم بھر کے لئے پیار کر لیا۔ ورنہ جس کا دودھ پئیگا۔ اُسی سے اخلاق بھی سیکھے گا۔ جس کی گود میں کھیلیگا۔ اُسی کے اطوار کا نقال بھی ہوگا۔ حافظات للغیب کا مفہوم تو ادا ہونے کے بجائے اور بُری طرح ناقص ہو کر رہ جائے گا۔ دنیا کی تعداد میں خدا خدا کرکے اضافہ تو ہؤا تھا۔ مگر خدا نہ کرے بڑی طرح کا اضافہ ہؤا ہو۔ بھلا دن بھر کا کام کاج اور دماغی محنت کا تھکا ہؤا اب بچے کے افعال اور اس کی اچھی بُری حرکات کی پڑتال میں زیادہ انہاک اور بھی مصروفیت کرنا چاہے بھی تو کیونکر پیدا کر سکیگا۔ نہ ہی ان کی درد و الم کی گھڑیوں میں پوری مشارکت سے حصہ لیکر وہ بچے کی فطرت میں اس ہمدردی کا بیج اچھی طرح بو سکیگا۔ جو ان کو رب ارحمہما کما ربیانی صغیرا (اے رب ان دونوں پر رحم کر جیسے بچپن میں یہ مجھ پر پرورش کے ایام میں کیا کرتے تھے) کہنے پر مجبور کر سکیگا۔ نہ انہوں نے (ماں باپ نے) ان کی خاطر راتوں کو جاگ کر دن کیا۔ اور نہ ہی یہ اپنی پیاری نیند کو کھو کر رات کی گھڑیوں میں اس رقت بھری صدا کو ان کے لئے کبھی بلند کر سکیں گے۔ شاید یہی وجہ ہے۔ کہ ہم نے اکثروں کو یُوں کہتے بھی سُنا ہے۔ کہ والدین نے صرف اپنے طبعی تقاضوں کو پورا کیا ہے۔ ٹھیک اسی طرح جس طرح انکے بڑوں نے اپنے اوقات میں اپنے فطری تقاضوں کو نسلاً بعد نسلاً پورا کیا تھا۔ اس میں کسی کے احسان و مروت کی کونسی بات ہے۔

دِل را بدل رہے است۔

نساءکم حرث لکم (تمہاری عورتیں تمہاری بہتری کے لئے تمہاری کھیتیاں ہیں) یہ بھی خالقِ نوعِ انسان کا ایک منشاء ہے۔ وللرجال علیہن درجۃ۔ (مردوں کے لئے ان پر درجہ ہے۔ فوقیت ہے) کا خیال بھی معاشرت کی درستی کے لئے لازمی اور ضروری ہے۔ قاصرات الطرف۔ اور یغضضن من ابصارھن۔ حافظات للغیب ہونا بھی اُن کا ضروری فرض ہے۔ لا یبدین زینتہن بھی ان کے حیا کو بحال رکھنے کے لئے از حد ضروری ہے۔ ولیضربن بخمرھن علی جیوبہن اور انابت الی اللہ بھی اُن کے لئے علاوہ بریں تاکیدی حکم ہے۔ اب نہیں معلوم دوش بدوش کُھلے مُنہ ہر میدان میں مردوں کی طرح پھرنا کہاں سے ثابت ہو سکتا ہے۔

زمانہ گزرا ہے۔ اور تاریخی لحاظ سے بھی بہت کافی گزرا ہے۔ عورتیں اپنے اپنے زمانہ میں خوب نامور اور اپنے میدان عمل میں اچھی طرح شہرت پذیر بھی ہو چکی ہیں۔ مگر جو ہلڑ اور شور اشاری آجکل اُٹھی ہوئی ہے۔ اس کی نظیر شاید ہی کہیں نظر آئے تو آئے ورنہ عموماً عورت جہاں بھی معزز نظر آئی ہے۔ اپنی حیثیت کے اندر اندر رہکر ہی معزز نظر آئی ہے۔ ضل سعیہم فی الحیوٰۃ الدنیا (اُن کی ساری کوشش تو دنیا کی زندگی میں ہی صرف ہو گئی ہے) اور فمن یکفر بعد منکم فانی اعذبہ عذابا لا اُعذبہ احدا من العالمین ہ (جو بھی تم میں سے اس کے بعد کفر کی طرف جائے گا۔ میں اس کو ایسا عذاب دوں گا۔ جو جہاں کے لوگوں میں سے کسی کو بھی نہ دیا ہوگا) یہ وعید ہیں۔ جو ایک قوم کے متعلق خدا تعالےٰ نے خالقِ کون و مکان نے اپنی اُس کتاب میں ذکر کر دیئے ہیں۔ جس کو رات دِن ہماری بہنیں پڑھتی ہیں۔ اور علے وجہ البصیرت پڑھتی ہیں۔ پھر نہیں معلوم اسی قوم کی نقل میں اُن مضامین کی چہرہ آرائی بھی کی جاتی ہے۔ جو نقل کفر کفر نہ باشد کہنے والوں کے بھی کان کُتر رہی ہے۔ بھلا مسلمات۔ مومنات۔ قانتات۔ صادقات۔ صابرات۔ خاشعات۔ متصدقات۔ صائمات۔ حافظات لفروجھم۔ ذاکرات اللہ کثیرا۔ کے تمغے کچھ تھوڑے سے ہیں۔ جو ہماری بہنوں کو اس رب العزت نے اعد اللہ لھم مغفرۃ و اجرا عظیما کہہ کر عطا کئے ہیں۔ ایسی باتوں سے انہوں نے اب کیا لینا ہے۔ جو ضال اور مغضوب علیہم اقوام کی نقل میں وہ بڑی چابکدستی سے تلاش کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ ہر قسم کے علوم و فنون سے وہ حصہ لیں۔ اور اپنے قویٰ کی نگرانی کرتی ہوئی وہ ضرور لیں۔ مردوں کا بھی فرض ہے۔ کہ اُن کی اس امر میں اعانت کریں۔ اور ہر ممکن طریق سے اُن کے لئے اس میں سہولتیں پیدا کریں۔ مگر خدا کرے۔ جب بھی وہ آگے بڑھنے کا ارادہ کریں جلد کی چادر ضرور رہے۔ کہ اُن کی عصمت کی حفاظت کرتی ہوئی ہمیں نظر آئے۔ اور خدا تعالےٰ کا منشاء بھی ہر وقت اُن کے نصب العین ہو۔ والسلام (مرسلہ شیخ عبدالرحیم محلہ دارالرحمت)

مرض الموت کی وصیّت درست نہیں

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ ایک وصیت پر تحریر فرماتے ہیں۔ "میرے نزدیک وصیت مرض الموت کی درست نہیں کیونکہ اس وقت انسان خواہ کسی ایمان کا ہو۔ موت کو قریب سمجھکر مال کی قربانی کیلئے تیار ہوتا ہے۔ دوم اس سے یہ نقص پیدا ہوتا ہے کہ ایک شخص جو اڑھائی تین سو روپیہ ماہوار تنخواہ پاتا رہتا ہے۔ اور دین کی خدمت سے غافل اور اس کی جائداد کوئی نہیں ہوتی۔ وہ ایسے وقت میں وصیت کر کے وصیت کے اصل مفہوم کے خلاف عمل کر کے وصیت کنندوں میں شامل ہو جاتا ہے۔"

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں۔ "خدا تعالےٰ کے نزدیک ایسے وقت میں وصیت لکھنے والا ابت درجہ رکھتا ہے۔ جو امن کی حالت میں وصیت لکھتا ہے۔" لہذا احباب کو چاہیئے کہ ان ہدایات کی پابندی فرمادیں۔ والسلام (سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی)

بلادِ عربیہ میں بہائیت کی عدم قبولیت

بہائیوں کا اصل ہیڈکوارٹر تو عکا تھا۔ مگر اب حیفا ہے۔ ۱۹۲۸ء میں جب میں شام سے حیفا آیا۔ اور مرزا محمد علی ولد بہاء اللہ سے ملاقات ہوئی۔ تو دورانِ گفتگو میں مَیں نے اس سے عربی ممالک میں بہائیوں کی تعداد کے متعلق دریافت کیا۔ تو اس نے کہا۔ تین سو کے قریب ہوگی۔ جن میں اکثر عجمی ہیں۔ حیفا میں کوئی عربی شخص آپ کو ایسا نہیں ملے گا۔ جو کہے کہ وہ بہائی ہے۔ مصر میں تقریباً نصف صدی سے ان کی تبلیغ جاری ہے۔ وہاں مجھے دو تین مرتبہ ان کی مجلس میں جانیکا اتفاق ہوا۔ اور ایک دو مرتبہ ان میں سے چند اشخاص میرے پاس آئے۔ ان کے ایک مبلغ کا نام محی الدین ہے۔ اور ایک دوسرے کا نام شیخ حسین ہے۔ ان سے جو گفتگو ہوئی مختصراً بطور مکالمہ ہدیۂ ناظرین کرتا ہوں۔

بہائی۔ بہائیت میں یہ خوبی ہے۔ کہ اس میں تعصب نہیں پایا جاتا۔ وہ سب کتب سماویہ کو خدا کی طرف سے یقین کرتی ہے۔

احمدی۔ اسلام کی بھی یہی تعلیم ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ موجودہ کتب اپنی اصلی صورت پر باقی ہیں یا نہیں؟ کیا آپ موجودہ اناجیل کو الہامی مانتے ہیں؟

بہائی۔ کیوں نہیں۔ ہم انہیں ویسے ہی الہامی مانتے ہیں۔ جیسے قرآن مجید کو۔

احمدی۔ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وما قتلوہ یقیناً کہ یہود نے مسیح کو نہ بذریعہ صلیب نہ کسی اور ذریعہ سے قتل کیا۔ لیکن موجودہ اناجیل کہتی ہیں۔ کہ مسیح کو یہود نے صلیب پر لٹکا کر مار دیا۔ اگر اناجیل الہامی ہیں۔ تو پھر قرآن مجید الہامی نہیں ہو سکتا۔ اگر قرآن مجید الہامی ہے۔ تو اناجیل الہامی نہیں ہو سکتیں؟

بہائی۔ اگر ایسا نہ مانیں۔ تو تفرقہ پیدا ہوتا ہے۔ اور اتحاد بین الادیان نہیں ہو سکتا۔

احمدی۔ تب بہائیت کی اساس نفاق ہے۔ کہ ہر جگہ منافقت سے کام لیا جائے۔ لیکن اسلام ہمیں نفاق سے روکتا ہے۔ اور ہر حالت میں حق بات کہنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اندھیری رات میں انسان کو رسّی اور سانپ میں تمیز کرنا بعض اوقات مشکل ہوتا ہے۔ لیکن جب آفتاب بچرخ نیلگوں میں خوب تیزی سے چمک رہا ہو۔ تو اس وقت نہایت آسانی سے تمیز کر سکتا ہے۔ اور سب چیزوں پر علیٰ وجہ الحقیقۃ حکم لگاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کو نور قرار دیا ہے۔ اس لئے ہم نور کی موجودگی میں باطل کا نام حق نہیں رکھ سکتے۔

اس پر وہ اس سوال کو چھوڑ کر دوسری خوبی یوں بیان کرنے لگے۔ کہ

بہائیت میں کوئی بات غیر معقول نہیں پائی جاتی۔ اور جو بات عقل کے مخالف ہو۔ اُسے تسلیم نہیں کرتی۔

احمدی۔ اسلام میں بھی کوئی امر خلاف عقل نہیں پایا جاتا۔ اور بہائیت کی تعلیم کا مطابق عقل ہونا تو اظہر من الشمس ہے۔ چنانچہ اس کی تائید بہاء اللہ کے اس قول سے بھی ہوتی ہے۔ جو اس کی کتاب فردوس کے صفحہ ۱۸ میں مذکور ہے۔ کہ متعدد مرتبہ بابیوں نے یہ سوال کیا۔ کہ حضرت داؤد صاحب زبور کے متعلق باب نے لکھا ہے۔ کہ وہ موسیٰ علیہ السلام سے پہلے تھے۔ اور یہ بات تمام کتب سماویہ (اور تاریخ) کے خلاف ہے۔ فقلنا اتق اللہ ولا تعترض علے من زینہ اللہ بالعصمۃ الکبریٰ واسماءہ الحسنیٰ وصفاتہ العلیا ءسزاوار عباد آنکہ مشرق امر الٰہی را تصدیق نمایند در آنچہ ازو ظاہر شود"۔ ہم نے جواب دیا۔ کہ خدا کا خوف کر اور جسے اللہ تعالےٰ نے اپنی بلند صفات اور اسماء حسنیٰ اور مقام عصمت کبریٰ سے مزین کیا ہے اس پر اعتراض مت کر۔ بندوں کے لائق یہی امر ہے۔ کہ جو کچھ علی محمد باب سے ظاہر ہوا۔ اس کی تصدیق کریں۔

پھر عصمت کبریٰ کے متعلق عصمت کبریٰ صفحہ ۲۳ میں لکھتے ہیں۔ کہ جو اس مقام پر پہنچتا ہے۔ وہ خطا و نسیان سے منزہ ہوتا ہے۔ وہ نور ہوتا ہے۔ جس کے پیچھے اندھیرا نہیں۔ وہ صواب ہوتا ہے۔ جس کے پاس خطا نہیں بھٹک سکتی۔ "لو یحکم علے الماء حکم الخمر و علی السماء حکم الارض وعلے النور حکم النار حق لا ریب فیہ ولیس لاحد ان یعترض علیہ او یقول لِمَ وبم"۔ اگر وہ شراب پر پانی کا اور آسمان پر زمین کا اور نور پر آگ کا حکم لگائے۔ تو بلاشبہ اس کا یہ حکم حق ہوگا۔ اور کسی کے لئے یہ مناسب نہیں۔ کہ وہ اس پر اعتراض کرے۔ یا کہے۔ کہ کیوں اور کیسے یہ حکم لگایا گیا۔

اب بھلا کونسا عقلمند دنیا میں ایسا ہے۔ جو بہاء اللہ کی اس تعلیم کو خلاف عقل قرار دے۔ اور داؤد علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے قبل یقین نہ کرے؟ اس جواب سے شرمندہ ہوئے۔ اور کوئی جواب نہ دے سکے۔

پھر بہائیت کی اشاعت کے متعلق کہنے لگے۔ مَیں نے کہا۔ بہائیت کی اشاعت درحقیقت کہیں بھی نہیں ہو رہی۔ سب سے پہلے تو بہاء اللہ کی تعلیم کا اثر مرکز میں ہونا چاہیئے تھا۔ مگر وہاں کوئی ماننے والا نہیں ہے۔ دوسرے تم باب و بہاء کی تعلیم کو لوگوں پر ظاہر کب کرتے ہو۔ ہر جگہ منافقت سے کام چلاتے ہو۔ حتیٰ کہ خود عباس افندی بہاء اللہ کی تعلیم کے خلاف اپنی ساری عمر مسلمانوں کے پیچھے نمازیں پڑھتا رہا۔ اور ابھی تک مرزا محمد علی ابن بہاء اللہ مسلمانوں کے پیچھے نماز جمعہ ادا کرتا ہے۔ میں نے کہا۔ بتاؤ۔ یہاں کتنے بہائی ہیں؟ کہنے لگا دو ہزار۔ (حالانکہ ان کے اجتماع میں تیس سے زیادہ اشخاص نہ تھے۔ یہ معلوم نہیں۔ کہ وہ سب بہائی تھے۔ یا بعض ہماری طرح حاضر ہوئے تھے) مَیں نے کہا۔ تم مجھے ایک دو بہائی ایسے بتاؤ۔ جو بہاء اللہ کی تعلیم سے واقف ہوں۔ اور اس پر عمل کرتے ہوں۔ مَیں ان سے بہائیت کی تعلیمات کے متعلق سوالات کرونگا۔ اگر انہوں نے صحیح جوابات دیدیئے۔ تو میں مان لونگا۔ کہ واقعی دوسرے مقامات پر بھی شاید بعض بہائی ہونگے۔ کہنے لگا وہ خوب واقف ہیں۔ ایک بہائی ہزار شخص کی طرح ہے۔ مَیں سمجھ گئے۔ یعنی دو ہزار سے مراد دو شخص ہیں۔ ایک مسیحی بہائی ان میں تھا۔ وہ کہنے لگا۔ تم انجیل کو محرف خیال کرتے ہو۔ اس طرح مسیحیوں کو محمد (صلعم) کی صداقت منوانا نہایت مشکل ہے۔ مگر بہائیوں نے مجھ سے جلدی ہی منوالیا۔ میں نے کہا۔ ان کا منوانا ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ تم مانتے ہو کہ کوہ ہمالیہ موجود ہے۔ کیا تم نے کبھی سوچا کہ محمد صلعم کی تعلیم کیا ہے۔ اور پھر اس پر عمل کرنے کی کوشش کی؟ وہ ہمارے ساتھ چلا آیا۔ تب مَیں نے اُسے بہاء اللہ کی تعلیم بتائی وہ کہنے لگا۔ ہمیں تو ان باتوں سے بالکل ہی آگاہ نہیں کیا گیا۔ پھر وہ انکے پاس نہیں گیا۔ دوسری مرتبہ ہم ان کی مجلس میں گئے۔ ابھی بیٹھے ہی تھے۔ جو ایک شخص آیا۔ اور کہنے لگا۔ مہربانی فرما کر کوئی اعتراض نہ کرنا۔ مَیں نے کہا۔ اس دن تم نے خود ہی ہم سے کہا تھا۔ اگر کوئی سوال ہو۔ تو دریافت کرو۔ جو مسلم نوجوان ہمارے ساتھ تھے۔ ان پر اچھا اثر ہوا۔

خاکسار

جلال الدین شمس احمدی از حیفا فلسطین۔

حالاتِ حاضرہ کے متعلق پیشگوئیاں

حجج الکرامہ صفحہ ۲۹۶ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"اے مردم آیا خبر ندہم شمارا باشراط ساعت پس بایستاد سلیمان وگفت خبردہ مرا فدا باد بر تو پدر و مادر من اے رسول خدا۔ فرمودہ از اشراط ساعت اضاعت نماز.... .... وبرود اسلام و باقی نماند مگر نام او وبرود قرآن و باقی نماند مگر نقش او...... وباشند مشورہ باکنیزکان و خطبہ خوانند بر منابر کودکاں و باشند مخاطب بداں زناں پس نزدیک ایں حال آراستہ شود مساجد مانند آراستگی بت خانہا و دراز شوند منبرہا و بسیار شوند صفوف باد لہائے متباغضہ و زبانہائے مختلفہ و ہوا ہائے بسیار..... و نزدیک ایں حال اے سلیمان بیائند بندیاں از مشرق و اسیران از مغرب بدن شاں بدن مردم باشند و دلہائے شاں دلہائے شیاطین باشند رحم نکنند بر خورد و توقیر نمیکنند بزرگ را۔"

اس روایت میں مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے بہت سے نشانات کا ذکر فرمایا ہے۔ جن میں سے چند ایسے نشانات کو جو اس وقت ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:۔

۱۔ آراستہ شود مساجد مانند آراستگی بت خانہا۔ کہ مسجدیں بت خانوں کی طرح آراستہ کی جائینگی۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ بت پرستوں کی طرف سے کوئی ایسا فتنہ برپا ہوگا۔ کہ مسلمان اس میں مبتلا ہو کر اسلامی تعلیم کو چھوڑ دینگے۔ اور مسلمانوں کی مسجدوں اور مجلسوں میں مولویوں اور قاضیوں کی جگہ ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کے پجاری کھڑے ہو کر لیکچر دینگے:۔

۲۔ بسیار شوند صفوف باد لہائے متباغضہ و زبانہائے مختلفہ۔ اس میں حضور علیہ السلام نے مسلمانوں اور ہندوؤں کے موجودہ اجتماع اور مجالس کا پورا پورا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا ہے۔ فرمایا۔ ان کی بہت سی صفیں ہونگی۔ مگر ان کے دلوں میں ایک دوسرے کی نسبت بغض اور عناد ہوگا۔ اور ان کی زبانیں بھی مختلف ہونگی۔ چنانچہ ان جلسوں میں کوئی عربی بولتا ہے۔ اور کوئی سنسکرت وغیرہ کوئی اللہ اکبر کا نعرہ لگاتا ہے۔ کوئی بندے ماترم اور ست سری اکال۔ مسلمانوں کی نسبت ہندوؤں کے دلوں میں جو کینہ اور عداوت ہے۔ وہ ان کے کاموں سے ظاہر ہے۔ ایسا ہی ان کے سینوں میں خواہشات کی جو آگ بھڑک رہی ہے۔ اس کے شعلے مشرق اور مغرب تک پہونچ رہے ہیں:۔

۳۔ خطبہ خوانند بر منابر کودکاں و باشند مخاطب بداں زناں۔ یعنی ان مجالس میں عورتیں بھی ہونگی۔ جن کو مخاطب کر کے لڑکے تقریر کرینگے۔ آج لڑکے ہی نہیں۔ بلکہ عورتیں سٹیج پر کھڑی ہو کر مردوں کو مخاطب کر رہی ہیں:۔

۴۔ برود قرآن۔ قرآن شریف اٹھ جائیگا۔ یعنی قرآنی تعلیم پر عمل نہیں رہیگا۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ بہت سے مسلمان ایک بت پرست کے پیچھے چلکر نقصان اٹھا رہے ہیں۔ جس شخص کو خدا تعالےٰ نے ان کی اصلاح کے لئے اس زمانہ میں مبعوث فرمایا۔ اس کو تو انہوں نے قبول نہیں کیا۔ اور نہ اس کے بتائے ہوئے علاج (یعنی حصول مطالب کے لئے پیشانی کو خاک پر رکھکر تضرع اور خشوع سے دعا مانگنا) کی طرف کچھ توجہ کی۔ لیکن مشرکین کے ہاتھوں سے اپنے ماتھوں پر تلک لگوانا ان کے نزدیک قبولیت دعا کا مجرب نسخہ ہے۔ جیسا کہ ایک اخبار میں شایع ہوا ہے۔ مسز گاندھی اور دوسری عورتوں نے عباس طیب جی اور ان کے رضاکاروں کے ماتھوں پر تلک لگائے:۔

۵۔ "نزدیک ایں حال اے سلیمان بیائند بندیان از مشرق و اسیران از مغرب" یعنی جب مسجدیں بت خانوں کی طرح آراستہ کی جائینگی۔ اور مسلمان اور بت پرست مل کر مجالس قائم کرینگے۔ اللہ اکبر کی آواز۔ بندے ماترم اور ست سری اکال کی آواز کے ساتھ مل جائیگی۔ عورتیں پردہ کو اتار مردوں کے سامنے آجائیں گی۔ تو اس وقت اس ملک کے مشرق و مغرب میں گرفتاریوں کا سلسلہ شروع ہو جائیگا۔ بندیان اور اسیران کی اس قدر آمد ہو گی۔ کہ جیل خانے قیدیوں سے پر ہو جائینگے:۔

۶۔ "بدن شاں بدن مردم باشند و دلہائے شاں دلہائے شیاطین باشند" یعنی وہ قید ہونے والے بظاہر تو یہ دعوےٰ کریں گے۔ کہ وہ ابنائے وطن کی آزادی کی خاطر جس کی خواہش ہر انسان کے دل میں ہے۔ اپنے آپ کو مصائب میں ڈال رہے ہیں۔ لیکن جس طرح شیطان نے آدمؑ کو یہ کہکر۔ انی لکما من الناصحین۔ میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ اور تمہیں ہمیشہ کی سلطنت بتاتا ہوں (وملک لا یبلیٰ) دھوکے اور فریب سے بچارے کے کپڑے بھی اتار لئے۔ اسی طرح وہ بندیان و اسیران (جیساکہ شیطان کے حق میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لاملئن جہنم منک وممن تبعک منہم اجمعین) مسلمانوں کو بادشاہی کا لالچ دیکر اپنے ساتھ جیل خانوں میں لے جائینگے:۔

۷۔ "رحم نکنند بر خورد و توقیر نکنند بزرگ را۔" وہ چھوٹے پر رحم نہ کرینگے۔ یعنی اقلیتوں کو ان کے حقوق دینا پسند نہ کریں گے۔ بڑے کی عزت کو ملحوظ نہ رکھینگے۔ یعنی حکومت کے قانون کا کچھ احترام نہ کرینگے:۔

پس اے ہمارے مسلمان بھائیو! دیکھو جناب مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی باتیں کس طرح آج ساڑھے تیرہ سو سال کے بعد تمہارے اس زمانہ میں پوری ہو رہی ہیں۔ خدا کے واسطے کچھ سوچو۔ اور غور کرو۔ شیطان کے پیچھے چلکر اپنے دین و دنیا کو کیوں تباہ کر رہے ہو:۔

کرم داد۔ دولمیال

آدی ہندو اچھوت سبھا چھاؤنی فیروزپور کا ایک خاص جلسہ

آدی ہندو اچھوت سبھا چھاؤنی فیروزپور نے آج مورخہ ۱۰ ماہ جولائی ۱۹۳۰ء کو اپنی دھرم شالہ میں ایک خاص جلسہ منعقد کر کے حسب ذیل ریزولیوشن بہ اتفاق آراء پاس کئے:۔

(۱) کانگریس کی موجودہ تحریک سول نافرمانی کو یہ سبھا بہت خطرناک سمجھتی ہے۔ جس سے نہ صرف امن عامہ کو خطرہ ہے۔ بلکہ باامن کاروبار کا چلانا بھی دشوار سا ہو رہا ہے۔ اس لئے ہم آدی ہندو اچھوت موجودہ تحریک سول نافرمانی کی مذمت کرتے ہیں۔ اور اس شورش کی فضاء کو بہتر بنانے کیلئے حکام سے تعاون کے لئے پوری طرح سے اپنی مستعدی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور گورنمنٹ کو قیام امن کیلئے اپنی وفادارانہ خدمات کا یقین دلاتے ہیں۔ (۲) کانگریس کی پے در پے ہڑتالوں سے ہم غریب جاتیوں کو خاص طور پر بہت نقصان پہونچ رہا ہے۔ ایک طرف ہم لوگ مزدوری سے محروم کئے جاتے ہیں۔ دوسری طرف ہمیں اشیا خوردنی یعنی آٹا دال وغیرہ کے حاصل کرنے میں اکثر دقت ہوتی ہے۔ کیونکہ عموماً ہماری حالت ایسی غریبانہ ہے۔ کہ ہمیں اپنا آٹا دال اکثر روزمرہ ہی خرید کر کھانا ہوتا ہے۔ البتہ اونچی ذاتوں کا کوئی ایسا نقصان نہیں۔ جن کے ہاں ضروری کھانے پینے کا سب سامان عموماً مہینوں بھر کا پیشگی جمع کیا رہتا ہے۔ اس لئے یہ سبھا عاجزانہ درخواست کرتی ہے۔ کہ آٹے دال اور ساگ پات کی کانیں خصوصاً ہڑتالوں میں کھلی رہا کریں۔ (۳) جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر و دیگر حکام بالا متعلقہ محکمہ تعلیم سے درخواست ہے۔ کہ پبلک مدارس میں ۲۴ گھنٹے میں ایک خاص وقت طلبا کی اخلاقی تعلیم و تربیت کے لئے مقرر کیا جائے۔ اور نیز یہ کہ ہم اچھوت جاتیوں کے غریب بچوں کی ابتدائی تعلیم کیلئے خاص رعایتیں اور سہولتیں عطا فرمائی جائیں (۴) سبھا ہذا سائمن رپورٹ میں اچھوت جاتیوں سے متعلق سفارشات کی بنا پر یقین رکھتی ہے۔ کہ آئندہ قانون کے اندر پست اقوام کی بہبودی کا ضرور خیال رکھا جائیگا (۵) مذکورہ بالا ریزولیوشنز کی نقول وائسرائے ہند۔ گورنر پنجاب۔ مقامی افسران اور پریس کو بھیجی جائیں:۔

[illegible] سکرٹری آدی ہندو اچھوت سبھا چھاؤنی فیروزپور

کانگرس اور حکومت سے اپنی سرگرمیاں ترک کرنے کے لئے اپیل

کونسل آف سٹیٹ اور اسمبلی کے ممتاز و مقتدر ارکان کا مشترکہ بیان

شملہ ۶ ر جولائی - ایک اہم بیان شائع ہوا ہے - جس پر مندرجہ ذیل اصحاب کے دستخط ہیں -

مسٹر جیکار - مسٹر جناح - سر فیروز سیٹھنا - رکن کونسل آف سٹیٹ - سر سی پی - راما سوامی آئر - سر کاؤس جی جہانگیر - اے راما سوامی مڈلیار - آنریبل مسٹر جی - اے ٹیسن مسٹر آر کے شنکھم چیٹی - مسٹر ایچ - پی - موڈی - راجہ غضنفر علی - مسٹر فضل ابراہیم رحمت اللہ - محمد اسمٰعیل خان - مسٹر یواین سین - مسٹر آر - داسس اور ڈاکٹر ضیاء الدین احمد -

اس بیان میں درج ہے - کہ ہز ایکسیلنسی وائسرائے کے اس بیان کے بعد کہ لندن میں ایک کانفرنس منعقد ہو گی - ہندوستان میں بہت سے واقعات رونما ہو چکے ہیں - یہ کانفرنس اپنے نتائج کی اہمیت کے بہ پیش نظر بہت اہم ہے - اور سائمن کمیشن کی سفارشات کی اشاعت کے بعد اس کی اہمیت اور زیادہ ہو گئی ہے - ان سفارشات سے نہ صرف ہندوستان کا کوئی طبقہ مطمئن نہیں ہوا - بلکہ ہمارے خیال میں یہ درجہ نو آبادیات کے راستے میں ہندوستان کے لئے رکاوٹ ثابت ہونے والی ہیں - درجہ نو آبادیات ملک کی اکثر سیاسی جماعتوں کا اعلان کردہ مقصد اور حکومت کا تسلیم کردہ منتہائے نظر ہے - سائمن کمیشن کی رپورٹ کی اشاعت پر برطانیہ عظمیٰ کے تمام مشہور جرائد و رسائل کی طرف سے ان سفارشات کی متفقہ طور پر حمایت ہوئی - نیز ان سفارشات کے مطابق ہندوستان کے آئندہ دستور اساسی میں تبدیلیاں کرنے کی روزانہ کوشش ہو رہی ہے - جس سے ہندوستان بھر میں سخت بے اطمینانی کے جذبات پھیل گئے ہیں - اس لئے ہمیں ہز ایکسیلنسی وائسرائے کا اعلان پڑھ کر اطمینان ہوا - کہ کمیشن کی سفارشات آخری فیصلہ کی حیثیت نہیں رکھتیں - اور نہ اصلاحات کی لازمی اور ضروری بنیاد ہیں - ہندوستان کی سرکردہ سیاسی جماعتیں مناسب تحفظات کے ساتھ درجہ نو آبادیات کے حصول کی غرض سے عہد کئے ہوئے ہیں - اگر پورے طور پر متحد ہو کر ہم اپنا مطالبہ پیش کریں - تو اس کو رد کرنا مشکل ہو گا - اور جب ہم ملک کے مفاد کے لئے متحد و متفق ہوں گے - تو گول میز کانفرنس سے ہماری امیدوں کے مطابق نتائج برآمد نہ ہونے کی صورت میں ہر ایک شخص کو اختیار ہو گا - کہ وہ جو راستہ چاہے اختیار کرے - اس لئے کانفرنس میں شرکت کرنے سے کوئی نقصان نہیں ہو سکتا - اگر ہم کسی طرح باہمی سمجھوتہ سے قابل عزت تصفیہ پر پہنچ سکیں - تو اس کے لئے کوئی دقیقہ چھوڑنا نہ چاہیئے -

اس لئے ہم اس امر کی سخت ضرورت محسوس کرتے ہیں کہ ہندوستان گول میز کانفرنس میں شریک ہو - اور حکومت برطانیہ کے ساتھ قابل اطمینان تصفیہ کرنے کے اس موقع کو کھویا نہ جائے - اور اس ایجی ٹیشن اور جدوجہد کا فوری خاتمہ کر دیا جائے - جس کا جاری رہنا اس وقت تک لازمی ہے - جب تک ہندوستان کی جائز خواہشات پوری نہ ہو جائیں -

کانفرنس میں اتحاد و امن کی ضرورت

ہمیں پورا یقین ہے - کہ حکومت اور ہمارے ہموطنوں دونوں کا یہ فرض ہے - کہ ملک میں امن اور اتحاد کی فضاء پیدا کی جائے - جو ان مسائل پر غور و خوض کرنے کے لئے ضروری ہے - جن پر ہمارے ملک کی آئندہ خوشحالی اور ترقی کا انحصار ہے - اس امر کو باور کرنا چاہیئے - کہ لندن کانفرنس کے ساتھ انڈین نیشنل کانگرس جیسی مجالس کا موثر تعاون اس کی کارروائی کو بہت زیادہ تقویت دیگا - اور زیادہ نمائندہ بنا دے گا -

سیاسی قیدیوں کو رہا کیا جائے

ایک طرف تشدد اور زبردست تدابیر کی پالیسی اور دوسری طرف قانون کی خلاف ورزی کی کھلی سرگرمیاں دونوں موجودہ کشیدگی کو زیادہ کرنے کا باعث ہو سکتی ہیں - جو پہلے ہی اتنی شدید اور اس قدر وسیع ہے - اس نازک موقع پر ہم محسوس کرتے ہیں - کہ حکومت پر زور دیں - کہ ضرورت کی وجہ سے جو تدابیر حال ہی میں اختیار کی گئی ہیں - انہیں واپس لے لیا جائے - اور تمام ان اشخاص کو جو اپنے سیاسی خیالات یا افعال کی وجہ سے قانون کے ماتحت سزائیں بھگت رہے ہیں - لیکن تشدد کے افعال کے مجرم نہیں ہیں - واضح طور پر عام معافی اسی طرح ہم اپنے کانگرسی بھائیوں اور ان کی دوسری حلیف جماعتوں سے اپیل کرتے ہیں - کہ وہ اپنا عدم تعاون اور سول نافرمانی کا پروگرام بند کر دیں - اور موجودہ موقع سے فائدہ اٹھائیں اور اپنا وہ سیاسی مطالبہ برطانیہ عظمیٰ سے منوالیں - جس کے اصولوں پر تمام متفق ہیں - اور جس وقت ہماری منظم سیاسی جماعتیں موقع کی اہمیت کو محسوس کر کے اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کے لئے تیار ہو جائیں گی - ہمیں امید ہے کہ اس مطالبہ کی تفصیلات پر بھی متفق ہو جائیں گے -

وصیتیں

نمبر ۳۲۳۲:- میں مسماۃ فضل جبر زوجہ محمد خورشید صاحب قوم ککے زئی عمر ۳۰ سال ساکن موضع بازید چک ڈاک خانہ فیض اللہ چک ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں -

میری موجودہ جائداد مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر ہے - اور زیورات قیمتی مبلغ ایک ہزار پچھتر روپیہ Rs1075/ کے ہیں - میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں - علاوہ ازیں مبلغ دس -/۱۰ روپیہ ماہوار میری آمدنی ہے - اس کا ۱/۳ حصہ بھی ماہواری ادا کرتی رہونگی - نیز یہ بھی لکھ دیتی ہوں - کہ اگر میری وفات پر اس کے علاوہ کوئی مزید جائداد ثابت ہووے - تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کر لوں - تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی - العبد - فضل جبر بقلم خود -

گواہ شد - محمد خورشید خاوند موصیہ - گواہ شد محمد رحیم الدین احمدی بقلم خود -

نمبر ۳۲۳۷:- میں رحمت اللہ ولد حکیم عمر الدین صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بنگہ تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ ر اپریل ۱۹۳۰ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں -

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے - کیونکہ خاکسار کے والد بزرگوار صاحب بفضل خدا بقید حیات ہیں - اور خاکسار کا گذارہ ماہوار آمد پر ہے - جو کہ مبلغ بیس -/۲۰ روپیہ ہے - میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا -

میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو - اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی -

العبد

خاکسار رحمت اللہ احمدی پٹواری بقلم خود -

گواہ شد - فضل الدین احمدی سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ بنگہ -

گواہ شد - محمد عبد اللہ ابن عمر الدین احمدی بقلم خود -

۱۵۰ بجٹ تشخیص کیا گیا ہے۔

چھاؤنی لاہور کے فارم میں ۱۲ نام درج ہیں۔ ایک صاحب کا باشرح چندہ نہیں۔ ایک نے بالکل چندہ نہیں لکھایا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی معقول آمدنیاں ہیں۔ ان کو خصوصیت سے توجہ کرنا چاہیئے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے مالوں میں اور بھی برکت دے۔ ان ہر دو صاحبان سے باشرح چندہ کی توقع کرتے ہوئے جماعت چھاؤنی لاہور کا بجٹ ۱۰۲۷/۱۲ تجویز کیا گیا ہے۔

ماسٹر خیرالدین صاحب نے جماعت احمدیہ سیالکوٹ کی تشخیص کی ہے۔ اس جماعت کی فہرست مکمل کرنا بڑا کام تھا۔ لیکن ماسٹر صاحب نے محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے یہ تکلیف اٹھائی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ فارم میں ۱۷۶ نام درج ہیں۔ خوشی کی بات ہے۔ اکثر دوستوں نے چندہ باشرح کا وعدہ کیا ہے۔ اس جماعت میں ۱۶ دوست وصیت کنندہ ہیں۔ موعودہ چندہ ۳۰۷۲/۲ ہے لیکن آمدنی کے لحاظ سے باشرح چندہ ۳۸۷۰/۶ ہونا چاہیئے۔ یہ جماعت خدا کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ابتدائی زمانہ سے قائم ہوئی ہے۔ یہاں کے مخلصین سے امید ہے۔ کہ وہ باشرح چندہ ادا کر کے مقررہ بجٹ پورا کر کے اپنی پچھلی روایات کو برقرار رکھیں گے۔ ماسٹر صاحب نے گوہد پور کی بھی تشخیص کی ہے پہلے یہ جماعت سیالکوٹ کے ساتھ شامل تھی۔ لیکن اب اس کا باقاعدہ علیحدہ انتظام کیا گیا ہے۔ فارم میں ۸۴/۱۲ کا وعدہ درج ہے۔ لیکن باشرح ۱۹۲/۸ بنتے ہیں۔

شیخ عبدالمالک صاحب نے جماعت راولپنڈی کی تشخیص بڑی محنت سے کی ہے۔ ۹۴ دوستوں کے نام درج فارم ہیں۔ اکثر دوستوں نے چندہ باشرح کا وعدہ کیا ہے۔ شیخ صاحب رپورٹ فرماتے ہیں کہ راولپنڈی کا بجٹ ۱۹۱۸/۴ تشخیص ہوا ہے۔ ان کا گزشتہ حساب دیکھنے سے معلوم ہوا۔ کہ اکثر دوستوں کے نام کئی کئی ماہ سے بقایا چلا آ رہا ہے۔ حساب کے رجسٹر نامکمل ہیں۔

بابو محمد عالم صاحب امیر جماعت کے اخلاص حسن وتدبر اور کوشش سے کام عمدگی سے ہونا شروع ہو گیا ہے۔ ان کی کوشش سے امید ہے۔ کہ علاوہ بجٹ کے بقایا بھی وصول ہو جاوے گا۔ اگر سب دوست چندہ باشرح ادا کریں۔ تو ۲۱۲۷/۸ سالانہ وصول ہو سکتا ہے۔

سلانکے بگھوبھٹی کا فارم تشخیص آمد چوہدری محمد حسین صاحب نے مکمل کیا ہے۔ ۱۳ دوستوں کے نام درج فارم ہیں۔ ۱۳۲/۲ روپیہ بجٹ تشخیص ہوا ہے۔

مولوی عبدالعزیز صاحب جماعت چک ۱۲۷ کی تشخیص کرتے ہوئے رپورٹ کرتے ہیں۔ کہ بڑی جدوجہد کے بعد ۱۲ دوستوں میں سے ۸ نے باشرح اور باضابطہ چندہ ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ فارم میں ۲۰۲ روپیہ کا وعدہ درج ہے۔ لیکن جناب چوہدری عبداللہ خاں صاحب سب رجسٹرار اور منشی ناظر حسین صاحب کا چندہ شامل کر کے ۴۱۰/- سالانہ مقرر کئے گئے ہیں۔ چوہدری صاحب کو جو آمد اس جماعت سے ہوتی ہے۔ اس کا چندہ بھی اسی جماعت کے ذریعہ ادا کرنا چاہیئے۔

چوہدری محمد حسین صاحب جماعت چونڈہ کی تشخیص فرماتے ہوئے رپورٹ کرتے ہیں۔ کہ بعض احباب آمدنی لکھانے میں تامل کرتے ہیں۔ حالانکہ دوسری جماعتیں برابر اپنی آمدنیاں لکھا رہی ہیں۔ کوئی وجہ نہیں۔ کہ چونڈہ کے احباب آمدنی لکھانے سے دریغ کریں۔ امید ہے۔ کہ امیر جماعت بھی پوری سعی فرمائیں گے۔ اور احباب سے توقع ہے۔ کہ وہ اپنے امیر کی اطاعت کر کے دوسری جماعتوں کے خلاف کوئی نیا نمونہ قائم نہیں کریں گے۔ فارم میں ۳۸ نام درج ہیں۔ صرف ۱۳ دوستوں نے آمدنی درج کروائی ہے ۴۴۰/- روپیہ بجٹ تشخیص ہوا ہے۔

چوہدری محمد حسین صاحب نے جماعت احمدیہ ظفروال کا مکمل بجٹ تشخیص کر کے ارسال فرمایا ہے اس سے پہلے ماسٹر عبدالعزیز صاحب نے تشخیص کی تھی۔ لیکن یہ تشخیص مکمل نہ تھی۔ ماسٹر صاحب نے ۹۴/۱۲ کا بجٹ بنایا تھا۔ جو ۸ر جولائی کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ اب جناب چوہدری صاحب نے ۲۰۹/۳ چندہ تشخیص کیا ہے۔ موضع بونگ میراڑہ۔ امرال۔ ڈیوئی کے دوست بھی اس جماعت میں شامل ہیں۔ صرف ۳ دوستوں نے شرح سے کچھ کم چندہ لکھایا ہے۔ امید ہے کہ یہ دوست بھی اس معمولی کمی کو دور کر کے باشرح چندہ ادا کریں گے۔

حمید احمد صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ میہو کی تشخیص کی ہے۔ فارم میں ۱۷ دوستوں کے نام درج ہیں سب دوستوں نے باشرح چندہ کا وعدہ فرمایا ہے۔ ۱۹۳/۸ بجٹ تشخیص ہوا ہے۔

شیخ عبدالمالک صاحب نے جماعت احمدیہ جہلم کا فارم تشخیص پر کر کے ارسال فرمایا ہے۔ موعودہ چندہ ۲۱۲۷ روپیہ درج ہے۔ باشرح ۲۶۰۷/۱۲ ہوتا ہے۔ گزشتہ سیلاب سے یہاں کے دوستوں کو کاروبار میں اور جائیداد کو بہت نقصان پہنچا ہے۔ لیکن پھر بھی اکثر دوستوں نے باشرح چندہ کا وعدہ کیا ہے۔ بابو شاہ عالم صاحب سیکرٹری مال بہت مستعدی سے کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

شیخ عبدالمالک صاحب نے جماعت راولپنڈی اور جہلم کی تشخیص بڑی محنت سے کی ہے۔ اور بغیر کسی قسم کا خرچ وصول کرنے کے جماعت کوئٹہ۔ آگرہ۔ اور بمبئی کی تشخیص کرنے کا بھی وعدہ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس خدمت کو قبول فرمائے۔ اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔

چوہدری محمد حسین صاحب نے جماعت عینو والی کا فارم ارسال فرمایا ہے۔ فارم بہت ہی نامکمل ہے۔ آپ نے رپورٹ کی ہے۔ کہ جماعت آمدنی لکھوانے سے انکاری ہے۔ لیکن اس کی اصلاح کے لئے کسی کوشش کا ذکر نہیں فرمایا۔ فارم میں ۱۲ نام درج ہیں۔ ۸۵/- کا وعدہ درج ہے۔ امید ہے کہ بجٹ مکمل کر کے بھیجیں گے۔

مولا بخش صاحب چک ۹۹ نے جماعت چک ۱۱۲ کا فارم ارسال فرمایا ہے۔ فارم باقاعدہ اور باشرح ہے۔ اس جماعت میں ۸ دوست ہیں۔ ۴ موصی ہیں۔ سید علی اصغر صاحب محصل بیت المال کی وصیت ۱/۲ حصہ کی ہے۔ تنخواہ کا حصہ تو قادیان کے حساب میں جمع ہوتا ہے۔ زمینداری کی آمد کا حصہ یہ جماعت میں ادا کرتے ہیں۔ ۱۴۳/۱۲ بجٹ تشخیص ہوا ہے۔

مفتی احمد صاحب نے جماعت کوٹلی ہرنارائن کا بجٹ فارم بڑی محنت سے طیار کیا ہے۔ بجٹ فارم میں ۸۰ نام درج ہیں۔ اس میں مستورات بھی شامل ہیں۔ بعض دوستوں نے بالمقطع چندہ لکھایا ہے۔ جو درست نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے آمدنی پر چندہ دینے کی تاکید فرمائی ہے۔ اس جماعت میں ۱۱ مواضع کے دوست شامل ہیں۔ میاں نور حسین صاحب بہت محنت سے کام کرتے ہیں۔ لیکن جماعت کے افراد مختلف مواضعات میں رہتے ہیں۔ اس لئے کام عمدگی سے چلانے کے لئے ایک نائب کی ضرورت ہے جماعت کے دوست اس کام کے لئے کسی دوست کا انتخاب کر لیں۔ چوہدری خدا بخش صاحب ساکن مجھڈالی کا انتخاب مفید ہو سکتا ہے۔

جماعت اوکاڑہ کے فارم پر کسی صاحب کے دستخط موجود نہیں۔ چندہ بھی باشرح درج نہیں ہے۔ ۷۷/۱ کا وعدہ درج فارم ہے۔ لیکن شرح کے مطابق ۷۴/۷ بنتا ہے۔ شیخ محمد صدیق صاحب۔ شیخ عبدالعزیز صاحب۔ بابو عبدالغنی صاحب اور سیکرٹری اور مولوی سلیم اللہ صاحب کو خصوصیت سے توجہ کرنا چاہیئے۔

قاضی عبدالحمید صاحب وکیل امرتسر نے جماعت اجنالہ اور کرٹیاں کا فارم تشخیص ارسال فرمایا ہے۔ ۳۱ نام درج فارم ہیں۔ ۸ نے چندہ باشرح لکھایا ہے۔ اور ۹ دوستوں کا چندہ شرح کے مطابق نہیں۔ اس جماعت میں خدا کے فضل سے بعض اچھی آمدنیوں والے دوست موجود ہیں۔ ان کو خصوصیت سے باقاعدگی سے چندہ ادا کرنے کی طرف توجہ کرنا چاہیئے۔ سب دوست باشرح چندہ دیں۔ تو ۱۱۵/- روپیہ سالانہ وصول ہو سکتے ہیں۔

جماعت کرٹیاں میں چوہدری غلام محمد صاحب سکرٹری ہیں۔ باشرح چندہ ۱۲۲/- سالانہ بنتا ہے۔

منشی عبدالغنی خاں صاحب افسر فراشخانہ پٹیالہ نے جماعت ہائے محمود پور۔ سامانہ۔ سرہند۔ خانپور۔ ہربنس پور۔ بنوڑ کے فارم مکمل کر کے ارسال فرمائے ہیں۔ محمود پور اور سامانہ و سرہند کے دوستوں کی آمدنی صحیح درج فارم نہیں کی گئی۔ بلکہ چندہ کے مطابق آمدنی درج کی گئی ہے۔ یہ طریق صحیح نہیں۔ مولوی فضل الرحمن صاحب اور شیخ غلام قادر صاحب امیر جماعت کو خصوصیت سے اس طرف توجہ کرنا چاہیئے۔ اور دوستوں کی صحیح آمدنی تشخیص کر کے بھجوانا چاہیئے۔ محمود پور ۲۳۴/۴۔ سامانہ اسامے سرہند کا بجٹ تشخیص ہوا ہے۔ سرہند کا بجٹ تو [illegible] تشخیص ہوا ہے۔ لیکن یہاں کے دوستوں نے وعدہ کیا ہے۔ کہ سال کے آخر تک [illegible] روپیہ داخل کر دیں گے۔ جماعت خانپور میں ۲۸ دوست ہیں۔ ۲۱ دوست تو بالکل چندہ ادا نہیں کرتے۔ باقی دوستوں کا چندہ باشرح ہے۔ ان کا بجٹ ۴۳/۳ تشخیص ہوا ہے۔ لیکن امید ہے۔ کہ یہاں کے دوست ۳۰۰/- سال کے آخر تک داخل کر دیں گے۔

جماعت ہربنس پور کا بجٹ ۵۷/۱۲ تشخیص ہوا ہے۔ لیکن یہاں کے دوستوں نے بھی وعدہ کیا ہے

نمبر شمار	نام جماعت	بجٹ سالانہ	بجٹ کا ۱/۴ حصہ جو کہ آخیر جولائی تک داخل خزانہ ہونا چاہیئے	وصولی از ۱۰ تا ۱۰ر جولائی ۱۹۳۰ء
۶۹	کھاریاں	لہاسعہ	مارسللعہ ۱۴ر	معللعہ
۷۰	چک ۵۵۹ اسلام آباد	ماسلسہ	معمعہ	.
۷۱	کھرپڑاں	سامدلسہ	للعمعہ ۸ر	.
۷۲	بھاٹی دروازہ	الـلعہ ۱۲ر	ماللعسہ ۱۵ر	ماللعہ
۷۳	سول لائن	اعلعمالعہ ۴ر	سمامعمعہ ۱۳ر	ہماللعہ ۱۲ر
۷۴	شاہ جہان پور	سمامعہ ۱۴ر	مامسہ ۱۵ر	عسہ
۷۵	کوٹ مومن	ماصہ	سہ ۱۴ر	.
۷۶	پاک پٹن	اسالسہ	مامعہ ۱۲ر	صسہ
۷۷	مانسہرہ	سماعمعہ ۴ر	مامسہ ۱ر	سہ
۷۸	بالاکوٹ	اسالعسہ ۱۴ر	مالعہ ۱۵ر	.
۷۹	موسٹی والہ	ماعسہ ۸ر	معسعسہ ۲ر	.
۸۰	گوبکی	سامعہ ۱۲ر	سہ ۴ر	معسہ
۸۱	شیخوپورہ	الـللعہ	مالسہ	معمسہ
۸۲	محلانوالہ	لہصہ	عسہ	لہعہ
۸۳	دوجووال	ماصعہ	سہ ۴ر	.
۸۴	سکندر آباد	اعسمامعہ	سمامسہ ۶ر	صماعہ
۸۵	ملتان	الـلہامعہ	اسامعہ ۱۲ر	ماللعسہ
۸۶	میرٹھ	معماصہ ۱۲ر	مامسہ ۷ر	ماسصر
۸۷	چک ۳۵ ع جنوبی	ماسہ ۱۳ر	للعہ ۷ر	.
۸۸	〃 ۳۳ ع 〃	اسالعسہ ۱۴ر	ماصہ ۷ر	.
۸۹	ظفروال	لسہ	عسہ	سے
۹۰	دھرگ، میونہ، باجوہ	مامعسہ ۸ر	لہمعہ ۱۴ر	۰ر
۹۱	مالوکے بھگتے	للعسہ ۳ر	لہعسہ ۸ر	.
۹۲	علاقہ نکودر	صماللعہ ۳ر	ماللعہ ۱۲ر	سہ
۹۳	غوث گڑھ	صماصہ	مامسللعہ	سے
۹۴	بھنڈرا	مسہ ۴ر	معسہ ۱ر	عہ
۹۵	برنالہ	ماعسہ	معسعسہ ۸ر	صہ
۹۶	نابھہ	صمامعسہ ۸ر	مالللعہ ۴ر	لعسہ
۹۷	سنگرور	ساعہ ۱۲ر	صمعہ ۱۲ر	لعسہ
۹۸	چک ۶/۵۸ ع	لہلعہ ۱۱ر	عسہ ۱۴ر	.
۹۹	لدھیکے نیویں	اساللعہ ۹ر	مالہعہ ۵ر	مسہ
۱۰۰	للیانی	معمعہ ۴ر	لعسہ ۹ر	.
۱۰۱	اہرانہ	اساللعہ ۸ر	ماعسہ ۶ر	.
۱۰۲	ننگری	الـلہاعسہ ۲ر	معاصہ	مامعلسہ
۱۰۳	جڑانوالہ	مالسہ ۸ر	معسہ ۲ر	مسہ
۱۰۴	بجے پور	مامعسہ ۱۲ر	لعسہ ۳ر	سہ
۱۰۵	امین آباد	ماللعسہ	لہسہ	.
۱۰۶	ترگڑی	مالللعہ	سہ ۸ر	.
۱۰۷	پنڈی چری	ماللعسہ	لہللعسہ	سلسہ
۱۰۸	دھنی دیو چک	ماسلعہ ۲ر	مسللعہ ۱۴ر	معہ
۱۰۹	گجو چک	مامعسہ	للعسہ ۱۴ر	.
۱۱۰	اوراجھا گوپٹی	ماصسہ ۸ر	لہمعہ ۷ر	.
۱۱۱	پٹی	سامسے ۴ر	للعسکہ ۵ر	سلعسہ
۱۱۲	سکھر	معماعسہ ۴ر	مالعسہ ۹ر	معسہ
۱۱۳	کھیوے والی	مامعسہ ۴ر	للعسہ ۱۴ر	.
۱۱۴	سٹروعہ	سمادلسہ ۱ر	مامعسہ ۷ر	عللعسہ
۱۱۵	نجنہ کاٹھ گڑھ	عسہ ۱۴ر	صعسہ ۹ر	.
۱۱۶	عجمہ نواں پنڈ، بینداراں	لعصہ ۱ر	للعسہ ۱۲ر	.
۱۱۷	پانڈو لاہور	ماصہ	معسہ ۸ر	.
۱۱۸	لاہور چھاؤنی	الـمعسہ ۱۲ر	مالصہ ۱۵ر	لہصہ
۱۱۹	سیالکوٹ	سماصہ ۱۴ر	لعاللعہ ۷ر	سالہسہ
۱۲۰	گوہد پور سیالکوٹ	ماسہ ۸ر	للعسہ ۱۰ر	.
۱۲۱	راولپنڈی	اعمامعسہ ۸ر	مالسہ ۱۴ر	سامعسہ ۱ر
۱۲۲	سلاہنکے، جھکو جھٹی	ماعسہ	سسہ	.
۱۲۳	بہلول پور، چک ۱۲۷ ع	اساعسہ	ماعصہ ۸ر	لہسہ
۱۲۴	چونڈہ	اسامعسہ ۴ر	مامعسہ ۹ر	ماعلسہ
۱۲۵	ٹھٹھوال	مالعہ	عصہ ۱ر	صہ
۱۲۶	میمو برما	ماسللعہ ۸ر	مسللعہ ۳ر	للعسہ
۱۲۷	جہلم	اعمامعسہ ۱۲ر	اساعسہ ۱۵ر	اساصہ
۱۲۸	عینووالی	صسہ	لہعسہ ۴ر	.
۱۲۹	چک ۱۲۶ ع	ماسعسہ ۱۲ر	سسہ ۱۵ر	.
۱۳۰	کوٹلی ہرنرائن	سماصہ	لعسہ	.
۱۳۱	اوکاڑہ	اسامعسہ	مالعسہ ۴ر	لہعسہ
۱۳۲	انبالہ	صمالہمعسہ ۸ر	اعللعسہ ۱۴ر	للعسہ
۱۳۳	کرہیال	ماعسہ	سسہ ۱۲ر	.
۱۳۴	محمود پور	ماللعسہ ۴ر	مسصہ ۹ر	.
۱۳۵	سامانہ	اساسسہ	مالعہ	صللعہ
۱۳۶	سرہند	مار	صعسہ	.
۱۳۷	خانپور	سا	صمعسہ	.
۱۳۸	ہربنس پور	لہ	عسہ	.
۱۳۹	بنوڑ	مامعہ ۱۵ر	عسہ ۱۵ر	مسعہ ۱۸
۱۴۰	حیدر آباد دکن	سماسہ	الـکماللعسہ	سماصہ ۹ر

جماعت احمدیہ کے مخلصین کا فرض

جو دوست چندہ باشرح اور باقاعدہ ادا کرتے ہیں۔ ان کو خصوصیت سے اس طرف توجہ کرنا چاہیئے۔ اور بے شرح چندہ دینے والوں سے باشرح چندہ وصول کرنے کا انتظام کرنا چاہیئے۔ ورنہ چندہ خاص کا بوجھ

چنانچہ مجلس مشاورت کے موقعہ پر حضرت کے حضور عرض کیا گیا۔ کہ جن جماعتوں کی طرف سے چندہ باقاعدہ بجٹ کے مطابق وصول ہو رہا ہو۔ کیا ان پر بھی چندہ خاص لگایا جائے گا۔ اس پر حضور نے فرمایا۔ کہ "یہ تو بڑی دقت ہوگی۔ کہ چندہ خاص کا اعلان کرتے ہوئے انہیں علیحدہ رکھا جائے۔ اس طرح سارا بار نادہندوں پر جا پڑیگا۔ اور ان سے ان کے پورا کرنے کی امید کم ہے۔ پس میں اس کے لئے یہ فیصلہ کرتا ہوں۔ کہ بجائے چندہ خاص کا ایک عام اعلان کرنے کے ہر جماعت کے کام کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر جماعت کے لئے چندہ خاص الگ الگ میں مقرر کر دوں گا۔ چندہ کے مقرر کرتے وقت یہ خیال کر لیا جائے گا۔ کہ نادہند جماعتیں اپنے بار سے محض نادہندگی کی وجہ سے آزاد نہ ہو سکیں۔ ہاں یہ امر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اگر کمزور لوگوں نے باوجود توجہ دلانے کے اپنے اپنے فرض کو نہ سمجھا۔ تو سلسلہ کے کام تو رک نہیں سکتے۔ آخر مخلصین پر ہی بقیہ بار ڈالنا پڑیگا۔ اس لئے کہ جو سست ہیں اُن کی سستی کی وجہ سے اگر سلسلہ کے کام رُک رہے ہوں تو مخلصین کا فرض ہے۔ کہ انہیں نہ رُکنے دیں۔ بلکہ انہیں چلانے کا خود انتظام کریں"۔

زمیندار جماعتیں چندہ کا جمع شدہ غلہ فوراً فروخت کر دیں

زمیندار جماعتیں غلہ کی ارزانی کی وجہ سے چندہ کا غلہ فروخت کرنے میں پس و پیش کر رہی ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اب غلہ کی گرانی کا انتظار نہ کریں۔ بلکہ جس نرخ سے بھی فروخت ہوتا ہے کر دیں۔ تاکہ سلسلہ کے کاموں میں کسی قسم کی رکاوٹ نہ پڑے۔

ترسیل چندہ کیلئے ہدایت

چندہ کی رقم بذریعہ بیمہ یا منی آرڈر محاسب صاحب کے نام ارسال کی جائے۔ اور ساتھ ہی تفصیل لکھ دی جائے۔ کہ فلاں فلاں مدات کا چندہ ہے۔ تاکہ رقم ٹھیک داخل خزانہ ہو جائے۔ بغیر تفصیل کے رقم ارسال کرنا بے فائدہ ہے۔ کیونکہ خزانہ میں داخل ہو کر حساب میں شمار نہیں ہوتی۔

اس ماہ کے چندے اور پچھلے بقایا بھی اس ماہ میں ادا ہونے ضروری ہیں

احباب خیال رکھیں کہ یہ مہینہ جولائی اس سہ ماہی کا آخری مہینہ ہے جس کے اندر اندر تمام چندے باقاعدہ ہو جائیں۔ اور باشرح ہو کر بڑھ بھی جائیں۔ تاکہ آئندہ چندہ خاص کیلئے فیصلہ کیا جا سکے۔ اوّل تو ۲۰ر جولائی تک سب چندے دفتر محاسب میں پہنچ جائیں یا اگر دیر بھی ہو۔ تو ۳۱ر جولائی تک ضرور ہر قسم کے بقائے اس سہ ماہی کے ادا ہو جانے چاہئیں۔

(ناظر بیت المال)

ہندوستان کی خبریں

——— شملہ سے ایک تازہ اطلاع آئی ہے۔ کہ ایجنٹ گورنر جنرل ریاستہائے پنجاب نے تحقیقات ختم کر کے حکومت ہند کو اپنی رپورٹ بھیجدی ہے۔ اور مہاراجہ پٹیالہ کو ان تمام الزامات سے بری الذمہ قرار دیا ہے۔ جو ان کے خلاف لگائے گئے تھے۔ اس خوشی میں مہاراجہ صاحب نے ۵ رجولائی کی شام کو ایک شاندار شاہی دعوت دی۔

——— شملہ۔ ۱۰ رجولائی۔ والیان ریاست آئندہ دوشنبہ کو وائسرائے سے ملاقات کرینگے۔ ان میں سے متعدد اصحاب شملہ پہونچ چکے ہیں۔ ایوان والیان ریاست کی مجلس مستقلہ سائمن کمیشن کی سفارشات کے متعلق اپنی قرارداد مرتب کرنے میں معروف ہے۔

——— نینی تال۔ ۱۲ رجولائی۔ ۱۱ رجولائی کی شام کو سورن ضلع ایٹہ میں ایک جلسہ میں کانگریسی رضاکاروں نے جارحانہ رویہ اختیار کر لیا۔ اور جب انہیں منتشر ہونے کو کہا گیا۔ تو انہوں نے پولیس پر پتھر برسائے۔ جس سے پولیس والوں کے علاوہ سب ڈویژنل افسر اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بھی مجروح ہوئے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے فائر کرنے کا حکم دیا۔ ایک آدمی شدید مجروح ہوا۔ چند گرفتاریاں بھی ہوئیں۔

——— کل کی سزایابی کے بعد ڈاکٹر مونجے آج پھر بیس رضاکار لے کر قانون جنگلات کی خلاف ورزی کے لئے روانہ ہوئے۔ ان کے پہونچنے سے پیشتر تقریباً دو ہزار آدمی سنیہ گرہ کے مقام پر پہونچ چکے تھے۔ تماشائیوں کی تعداد پانچ ہزار تک پہنچ گئی۔ تمام افسر بھی وہاں موجود تھے۔ ڈاکٹر مونجے اور رضاکاروں کو گرفتار کر لیا گیا۔ ۱۶ رضاکاروں کو بلا کسی شرط کے رہا کر دیا گیا۔ اور ڈاکٹر مونجے اور باقی رضاکاروں کو دس دس روپیہ جرمانہ اور ایک ایک ہفتہ قید کی سزا دی گئی۔ ڈاکٹر مونجے کو قید محض اور رضاکاروں کو قید بامشقت کا حکم ہوا۔

——— شملہ۔ ۱۳ رجولائی۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی رائے ہے۔ کہ کانگریس سول نافرمانی کی تحریک کو بند کر دے۔ لیگ نے گورنمنٹ پر زور دیا۔ کہ گول میز کانفرنس کیلئے مناسب فضا پیدا کرنے کے لئے تمام سخت قانون منسوخ کئے جائیں اور قیدیوں کو عام معافی دی جائے۔ ایک اور ریزولیوشن میں سائمن کی سفارشات کو ناتسلی بخش اور ناکافی قرار دیا گیا۔

——— چٹاگانگ۔ ۱۱ رجولائی۔ اسلحہ خانہ پر چھاپہ کا مقدمہ یقینی طور پر ۱۶ رجولائی ایک سپیشل ٹریبونل کے سامنے پیش ہوگا۔

——— پٹنہ۔ ۱۱ رجولائی۔ سر علی امام سابق لا ممبر گورنمنٹ ہند قطعی طور پر تحریک کانگریس میں شامل ہو گئے ہیں۔ سید حسن امام نے جو موجودہ ڈکٹیٹر بابو دیپ نارائن سنگھ کے جانشین ہونگے۔ سر علی امام کو اپنا جانشین نامزد کیا۔

——— مدراس۔ ۱۱ رجولائی۔ مسٹر سی۔ آر۔ ریڈی وائس چانسلر اندھرا یونیورسٹی نے گورنمنٹ کی پالیسی کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر استعفیٰ دیدیا ہے۔

——— دہلی۔ ۱۳ رجولائی۔ اس سے پہلے احاطہ کچہری میں پولیس کا پہرہ ہوتا تھا۔ اب پولیس کے پہرے کی بجائے اس جگہ مسلح گورکھوں کا پہرہ لگا دیا گیا ہے۔

——— دہلی۔ ۱۰ رجولائی۔ کل شب ۸ بجے کے قریب جبکہ اکثر افسران پولیس ایک دعوت میں شریک تھے۔ ڈپٹی کمشنر کے بنگلہ پر تین بم گرائے گئے۔ جن میں سے دو پھٹ گئے۔ کوئی نقصان نہیں ہوا۔

——— ناگپور۔ ۱۲ رجولائی۔ مسٹر دیش مکھ وزیر زراعت صوبجات متوسط نے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ آپ نے لکھا ہے۔ کہ مجھے اپنے عہدہ سے سبکدوش کیا جائے۔ کیونکہ میرے لئے موجودہ سیاسی صورت حالات میں کام کرنا ناممکن ہے۔

——— دہلی۔ ۱۲ رجولائی۔ حکام ریلوے نے ماتحت عملہ کو ہدایت کی ہے۔ کہ پشاور سے اگلے سٹیشن کے لئے کسی یورپین کا مال بک نہ کیا جائے۔ اور اگر کوئی مال بک کرا کر لے جانا چاہے۔ تو اس کے ہمراہ چھ آدمی ہونے چاہئیں۔ اور پشاور سے آگے وہ مسلح ہو کر جائے۔

——— شملہ۔ ۱۱ رجولائی۔ تین چار ہزار نوجوانوں کا ایک لشکر جس کا تعلق غیر مطمئن قبائل سے ہے۔ طاقت آزمائی کے لئے جنڈولا اور رزمک کے درمیانی رقبے میں آمودار ہوا۔ مگر ہوائی جہازوں کی بم باری کی وجہ سے منتشر ہو گیا۔ انہوں نے خاصہ داروں کی چار چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

——— لاہور۔ ۱۲ رجولائی۔ آج پولیس نے گوالمنڈی بم کیس کے سلسلہ میں کپور آرٹ پریس ورکس کے دو سکھ نوجوان ملازموں کو گرفتار کیا ہے۔

کلکتہ۔ ۱۲ رجولائی۔ کلکتہ یونیورسٹی کی سنڈیکیٹ نے پکٹنگ کی وجہ سے قانون کا انٹرمیڈیٹ امتحان جو آئندہ ہفتہ میں ہونے والا تھا۔ دو ہفتے کے لئے ملتوی کر دیا۔

——— لاہور۔ ۱۲ رجولائی۔ مسٹر ایم۔ اے۔ خان جنہیں زیر دفعہ ۱۰۸ ضابطہ فوجداری گرفتار کیا گیا تھا۔ دو ہزار کی ضمانت پر رہا ہو آئے ہیں۔

——— کلکتہ۔ ۹ رجولائی۔ کل رات سوا نو بجے سخت بارش ہوئی۔ ٹرام اور موٹریں سب بند تھیں۔ ایمرسٹ تھانہ میں بھی پانی بھر آیا تھا۔ کرسی میز وغیرہ پانی میں تیر رہے تھے۔ اور گلی میں سینہ تک پانی جمع ہو گیا تھا۔

——— دہلی۔ ۱۱ رجولائی۔ اخبار ریاست دہلی کو معلوم ہوا ہے۔ کہ آئندہ اگست میں بھرتپور میں کونسل آف ایڈمنسٹریشن مقرر کر دی جائیگی۔ جس کے صدر موجودہ انگریز ایڈمنسٹریٹر ہوں گے۔

——— کلکتہ۔ ۱۲ رجولائی۔ کل سہ پہر کو کلکتہ میں زلزلہ کا ہلکا سا جھٹکا محسوس ہوا۔

——— کلکتہ۔ ۱۰ رجولائی۔ پارک سرکس ٹرام ڈپو کے سامنے ایک جھونپڑے میں اتوار کے دن ایک بم پھٹ گیا۔ مکان کی ٹین کی چھت اڑ گئی۔ اور دیواروں کو سخت نقصان پہونچا۔

——— کمیلا۔ ۱۲ رجولائی۔ گذشتہ شب بعض اشرار نے ضلع سکول کے احاطہ میں داخل ہو کر لائبریری کو نذر آتش کر کے خاکستر کر دیا۔

——— کوئٹہ۔ ۱۲ رجولائی۔ شدید بارش کی وجہ سے ہندو نسالی کے مابین ریلوے لائن ٹوٹ گئی ہے۔ گاڑی کی آمد و رفت مزید اطلاع تک ملتوی کر دی گئی ہے۔

——— کالی کٹ (مالا بار) ۱۱ رجولائی۔ پوٹھاڈی کے جنگلات کے سپرنٹنڈنٹ باسل ڈیوڈ کو سشن جج نے نو ماہ قید سخت کی سزا دی ہے۔ اس نے خانہ بدوش اصلی باشندوں کے دو جھونپڑے آگ لگا کر تباہ کر دیئے تھے۔

——— ڈھاکہ۔ ۹ رجولائی۔ اب ڈھاکہ میں بدامنی نہیں۔ لیکن کشیدگی ابھی تک بدستور ہے۔ ہندوؤں نے مسلمان گاڑی والوں اور معماروں کا اقتصادی مقاطعہ شروع کر دیا ہے اس سلسلہ میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ڈھاکہ نے جائنٹ سکرٹری صلح کمیٹی کو لکھا ہے۔ کہ جب تک یہ مقاطعہ جاری رہیگا باہمی جذبات خوشگوار نہیں ہو سکتے۔ کمیٹی نے فیصلہ کیا۔ کہ کمیٹی مقاطعہ کے معاملہ میں کچھ نہیں کر سکتی۔ اس غرض کے لئے ہندوؤں سے درخواست کی جائے۔

——— حکومت بنگال نے صوبہ کے تمام کمشنروں کے نام ایک سرکلر جاری کیا ہے۔ جس میں سول نافرمانی کی تحریک کے متعلق حکومت کے ملازموں کے رویہ کے بارے میں ہدایات درج کی ہیں۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ حکومت کے ملازم کسی سیاسی تحریک میں کسی قسم کی مدد نہ کریں۔ بلکہ ایسی

تحریکوں کے ساتھ ہمدردی بھی ظاہر نہ کرنی چاہئے۔ یہی نہیں کہ وہ سیاسی جلسوں میں کوئی عملی حصہ نہ لیں۔ بلکہ ایسے جلسوں میں تماشائیوں کی حیثیت سے بھی شامل نہ ہوں۔ کیونکہ اس سے بدگمانی پیدا ہونے کا احتمال ہے ؛

—— لاہور۔ ۱۴ر جولائی۔ آج لاہور ہائیکورٹ کی ڈویژن بنچ کے سامنے جو سر ایلن براڈوے اور جسٹس بھائیڈ پر مشتمل ہے۔ مقدمہ سازش لاہور کے ایک زیر سماعت قیدی کی درخواست ٹریبونل کے جواز کے متعلق پیش ہوئی۔ ڈاکٹر گوکل چند نارنگ لالہ جگن ناتھ اگروال اور مسٹر سلیم ملزم کی طرف سے اور مسٹر این۔ این سرکار ایڈووکیٹ جنرل بنگال حکومت ہند کی طرف سے پیروکار تھے۔ فیصلہ محفوظ رکھا گیا ؛

—— لاہور۔ ۱۴ر جولائی۔ لالہ لال چند فلک کی درخواست پر انہیں دس ہزار روپیہ کی ضمانت نیک چلنی اور تین ہزار روپیہ کی ضمانت حاضری پر رہا کر دیا گیا ؛

—— اسلامیہ ہائی سکول شیرانوالہ دروازہ لاہور کے ہیڈ ماسٹر خان صاحب مولوی محمد الدین ۱۳ر جولائی کو طویل علالت کے بعد رہگرائے عالم جاودانی ہو گئے ؛

—— شملہ۔ ۱۳ر جولائی۔ حکومت پنجاب کا ایک تازہ اعلان مظہر ہے۔ کہ مجرمانہ تخویف کے آرڈیننس کی دفعات کا نفاذ بمبئی اور شملہ میونسپل کمیٹی کی حدود میں جاری کر دیا گیا ہے ؛

—— شملہ۔ ۱۴ر جولائی۔ مولانا شفیع داؤدی نے صوبہ سرحد میں تشدد کی پالیسی کے اجراء پر بحث کرنے کیلئے اسمبلی کے اجلاس کے التواء کی تحریک پیش کی۔ بہت سے دوسرے ارکان نے اس تحریک کی تائید کی۔ صدر نے فیصلہ کیا۔ کہ گو انہیں بھی ایسا ہی رنج ہے۔ جیسا دوسرے ارکان کو۔ لیکن تحریک بے ضابطہ طور پر پیش ہوئی ہے ؛

—— بمبئی۔ ۱۲ر جولائی۔ بمبئی کے کارخانہ ہائے پارچہ بافی کی حالت خراب ہو رہی ہے۔ مال اس قدر جمع ہو گیا ہے۔ کہ کام جاری رکھنا ناممکن ہے۔ تین کارخانوں نے یکم اگست کو بند ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔ تین گذشتہ تین ماہ میں بند ہو چکے ہیں۔ یہ حالت صرف کمزور کارخانوں تک محدود نہیں۔ بلکہ اس کا اثر تمام کاروبار پر نمایاں ہے۔

—— شملہ۔ ۱۴ر جولائی۔ کونسل آف سٹیٹ میں ۹ کے مقابلہ میں ۲۲ ووٹوں کی کثرت سے مسٹر ایمرسن کی یہ ترمیم پاس ہو گئی ہے۔ کہ مسٹر سرپت سنگھ کا ریزولیوشن اظہار رائے کے لئے شایع کیا جائے۔ جس کا یہ مطلب ہے کہ اگر خاندان کے مخصوص حالات کے متعلق ڈسٹرکٹ جج کی تسلی ہو جائے۔ تو ۱۸ سال سے کم عمر کے لڑکے کی ۱۴ سال سے کم عمر لڑکی کے ساتھ شادی ہو سکتی ہے ؛

—— میرٹھ۔ ۱۴ر جولائی۔ سالٹ ایکٹ کی خلاف ورزی کے الزام میں ایک شخص کو سو روپیہ جرمانہ ہوا تھا۔ قرقی کرنے کے لئے جب پولیس آئی۔ تو ان پر پانصد کے ہجوم نے حملہ کر دیا۔ سب انسپکٹر نے مجبور ہو کر ہجوم پر گولی چلا دی۔ جس سے ایک آدمی ہلاک ہو گیا۔ مجروحوں کی تعداد کا پتہ نہیں لگ سکا۔ ۸۴ آدمیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے ؛

—— بمبئی۔ ۱۴ر جولائی۔ شولاپور میں بلوہ کے دوران میں دو پولیس کانسٹبلوں کے قتل کے الزام میں چار ملزموں کو پھانسی کی سزا ہوئی تھی۔ اپیل پر دو بری ہو گئے۔ اور دو کی سزا بحال رہی ؛

—— بمبئی۔ ۱۴ر جولائی۔ سول نافرمانی کی تحریک سے جیلوں اور ایڈیشنل پولیس پر جو زائد خرچ ہوا ہے اس کے سلسلے میں عنقریب ہی بمبئی کونسل میں بیس لاکھ روپیہ کے دو ضمنی مطالبات پیش ہونے والے ہیں ؛

—— لندن۔ ۱۲ر جولائی۔ لارڈ برنہم ۱۶ر جولائی کو ایوان امراء میں سوال کرینگے۔ کہ لارڈ ارون نے ہندوستان میں ۹ر جولائی کو جو تقریر کی ہے۔ اس کے پیش نظر کمیا سائمن رپورٹ راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کے مضامین زیر بحث کا مرکزی نکتہ ہوگا۔

—— بیت المقدس۔ ۸ر جولائی۔ حکومت نے صیہونی روزنامہ "دوار ہایوم" اور دو عربی جرائد فلسطین اور جامع العربیہ کو بند کر دیا ہے ؛

—— لندن۔ ۱۲ر جولائی۔ مسٹر چرچل نے ولبتھم ایبے (اگرجا) میں ایک تقریر کے دوران میں اعلان کیا۔ کہ کوئی ذمہ وار شخص ایک لمحے کے لئے بھی یہ تصور نہیں کر سکتا۔ کہ آئندہ گول میز کانفرنس ہندوستان کو درجہ مستعمرات دے سکتی ہے۔ یا درجہ مستعمرات ان لوگوں میں سے کسی کی زندگی میں حاصل ہو سکتا ہے جو اس وقت موجود ہیں جھوٹی امیدوں کی حوصلہ افزائی کرنا کوئی فائدہ نہیں رکھتا۔ اس کا نتیجہ صرف یہ نکل سکتا ہے۔ کہ اہل ہند برطانوی اقوال پر جو اعتماد رکھتے ہیں۔ اس میں کمی واقع ہو جائیگی ؛

—— لندن۔ ۱۲ر جولائی۔ ملک معظم نے انڈیا ہاؤس کو ایک خوبصورت کشمیری شال کا تحفہ دیا ہے۔ اس تحفہ کو نمائش کے ہال میں رکھا جائیگا ؛

—— لندن۔ ۱۱ر جولائی۔ لارڈ ارون کے بیان پر برطانی اخبارات متضاد آراء کا اظہار کر رہے ہیں۔ قدامت پرست جرائد کا خیال ہے۔ کہ یہ بیان سائمن رپورٹ کو داخل دفتر کرنے کا اعتراف ہے

ممالک غیر کی خبریں

—— قاہرہ۔ ۱۱ر جولائی۔ کل تنتاہ میں ایک ہجوم نے منصورہ میں حکام کے رویہ کے خلاف احتجاج کے طور پر پولیس کی ایک چوکی پر پتھر برسائے۔ پچیس پولیس والے زخمی ہوئے۔ اور ستر بلوائی گرفتار کر لئے گئے۔ دمن حور میں بھی ایک مظاہرہ ہوا۔ لیکن وہاں کوئی ناخوشگوار حادثہ رونما نہیں ہوا ؛

—— لندن۔ ۱۰ر جولائی۔ "رائٹر" کو معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر آر۔ ایچ۔ اے۔ کارٹر جو سائمن کمیشن کے اسسٹنٹ سکرٹریوں میں سے تھے۔ گول میز کانفرنس کے جنرل سکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔ ان کی امداد کے لئے انڈیا آفس کے ایک افسر مسٹر ایس جی گرسٹ کا تقرر ہوا ہے ؛

—— سٹاک ہالم۔ ۱۲ر جولائی۔ انٹرنیشنل ٹریڈ یونین کانگریس نے مزید تحقیقات کے پیش نظر یہ قدم اٹھایا ہے۔ کہ ہفتہ ۴۴ گھنٹہ کا ہو۔ اس کانگریس کا دوسرا اجلاس برلن میں ہوگا ؛

—— لندن۔ ۹ر جولائی۔ دارالعوام میں میزانیہ میں لبرل جماعت کی ایک ترمیم پر صرف ۳ ووٹوں کی کثرت سے حکومت شکست سے بچ گئی۔ ورنہ لیبر حکومت بدل جاتی ؛

—— لندن۔ ۹ر جولائی۔ ہوس ڈروف واقعہ سلیسیا کی کان میں کوئلہ کی گیس کے دھماکے سے دو سو کانکن کان میں دب گئے۔ اس وقت تک اکاسی نعشیں برآمد ہوئی ہیں۔ اندیشہ ہے۔ کہ نقصان بہت زیادہ ہوگا۔

—— طہران۔ ۹ر جولائی۔ پارلیمنٹ نے وزیر مالیات کی اس تجویز کو منظور کر لیا ہے۔ کہ سلماس کے نزدیک ایران جام کے گرد دس لاکھ مربع میٹر کے رقبہ میں ایک جدید شہر تعمیر کیا جائے۔ اور اس کا نام ولیعہد کے نام پر شاہ پور رکھا جائے منتخب کردہ رقبہ پر آئندہ زلزلوں کا کوئی اثر نہیں ہوگا ؛

—— برلن۔ ۱۱ر جولائی۔ جنرل فریڈرک وان برن ہارڈی جو مشہور و معروف کتاب "جرمنی اور آئندہ جنگ" کے مصنف تھے۔ وفات پا گئے ؛

—— رگبی۔ ۱۲ر جولائی۔ مستعمرات کے ناظر لارڈ پاسفیلڈ کے سامنے یہودیوں کے ایک وفد نے بیان کیا۔ کہ اس سال میں ۳۳ سو یہودیوں کو فلسطین میں آباد ہو جانا چاہئے تھا۔ مگر ان کے سرٹیفکیٹ روک لئے گئے ہیں۔ کیا حکومت متاثر ہو گئی ہے۔ اور اس نے یہودیوں کی نقل مکانی کو روک دیا ہے۔ لارڈ پاسفیلڈ...

(عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپکر مالکان کے لئے قادیان سے شایع کیا)